Regd E.P. No 861

رجسٹرڈ ای پی نمبر ۸۶۱

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر
ہفت روزہ
قادیان

ایڈیٹر:- صلاح الدین ملک ایم۔اے
اسسٹنٹ ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے
ممالک غیر ۷/۱ روپے
فی پرچہ ۲ /۰

تواریخ اشاعت
۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

جلد ۳ | ۷ وفا ۱۳۳۳ ہش ذلقعدہ ۵ ۱۳۷۳ھ ۷ جولائی ۱۹۵۴ء | ۲۶

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق

کراچی ۲۰ جون۔ حضور کی صحت میں کوئی خاص افاقہ نہیں۔ کل سر درد زیادہ ہو گیا تھا

۲۱ جون۔ طبیعت خراب ہی ہے۔ بخار سا محسوس ہوتا ہے۔

۲۴ جون۔ حضور کی طبیعت بدستور خراب ہے۔

۲۶ جون۔ بذریعہ تار محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ حضور کی طبیعت بالعموم ناساز رہتی ہے۔ لیکن کل نماز جمعہ کے بعد ضعف بڑھ گیا۔

۲۹ جون۔ خاکسار ایڈیٹر بدر کے نام حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کراچی سے تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"سیدنا حضرت اقدس کی صحت و سلامتی کے لئے متواتر و مسلسل دعاؤں کی ضرورت ہے۔ تحریک کرتے رہیں۔ ابھی تک حضور پُر نور عموماً نمازیں بیٹھ کر پڑھتے پڑھاتے ہیں۔ میں نے جب سے دیکھا ہے عموماً نماز عصر، شام اور عشاء کو تشریف لاتے ہیں۔ ان میں بھی بعض دفعہ ناغے ہو جاتے ہیں۔ گو ہے جب طبیعت سنبھلی ہوئی ہو کھڑے ہو کر بھی نماز پڑھاتے ہیں۔ اور مجلس میں تھوڑے وقت کے لئے ٹیک لگا کر غلاموں اور پروانوں کو فیضیاب فرماتے ہیں۔

جہاں تک میں نے دیکھا غور کیا اور سمجھا ہے کراچی میں حضور کی نگرانی پہرہ کا معقول انتظام پایا ہے۔ کارکنوں کو افسران کے احکام کی تعمیل و پابندی میں مستعد دیکھا ہے۔ اخلاص و ایثار قربانی و اطاعت کا مادہ۔ فرض شناسی کی روح موجود محسوس کی ہے۔ پہرہ و نگرانی کا یہ سلسلہ دن اور رات برابر جاری رہتا ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ حافظ و ناصر حقیقی تو اللہ تعالیٰ خود ہیں۔ مگر جو سعید روحیں ان خدمات کو فرشتوں کی طرح ادا کرنے میں سعادت و راحت محسوس کرتی ہیں۔ یقیناً قابل رشک اور لائق مبارکباد اور صد آفرین ہیں۔ اللہ تعالیٰ خود ہی ان کی جزا ہوں۔

احباب حضور کی درازئ عمر و صحت کاملہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

اس خیال سے دلگیر مت ہو کہ تمہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شامل ہونے کا شرف حاصل نہیں ہوا

خدا تعالیٰ نے تمہیں پیچھے نہیں رکھا آج بھی تمہارے درمیان حسن و احسان میں مسیح موعود کا نظیر زندہ موجود ہے

"ذکر حبیب" کے موضوع پر حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کی ایمان افروز تقریر

لاہور ۱۵ جون۔ کل مسجد احمدیہ دہلی دروازہ میں نماز جمعہ کے بعد حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی نے ذکر حبیب کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ بغیر عمل کے ایمان کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ آپ نے کہا کہ خدا تعالیٰ کے ماموروں کا وجود خدا نما وجود ہوتا ہے۔ وہ اپنی قوت قدسیہ کے ذریعہ لوگوں کے ایمانوں کو ایک تازگی بخشتے ہیں۔ اور ان کے اندر عمل کی ایک ایسی روح پھونکتے ہیں۔ کہ ان کے قول اور فعل میں کوئی فرق نہیں رہتا۔ وہ جو کچھ زبان سے کہتے ہیں۔ ان کا عمل خود اس کی گواہی دیتا ہے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے مزید فرمایا۔ اب جبکہ ہمیں خدا تعالیٰ نے اس زمانے میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے عمل سے اس بات کا ثبوت بہم پہنچائیں کہ ہمیں واقعی ایمان نصیب ہو چکا ہے۔ کیونکہ جس ایمان کے ساتھ عمل نہیں ہوتا وہ ایک نہ ایک دن ضائع ہو جاتا ہے۔

حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کی اس تقریر کا اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی طرف سے کیا گیا تھا۔ حضرت بھائی جی نے حال ہی میں اپنے دانت نکلوائے ہیں۔ تکلیف کی وجہ سے آپ کے لئے زیادہ بولنا ممکن نہیں تھا۔ تاہم احباب کے اشتیاق کے پیش نظر آپ نے مبلغ سلسلہ مکرم محمد اشرف صاحب کو ذکر حبیب کے موضوع پر اپنا ایک پرانا مضمون پڑھ کر سنانے کی ہدایت فرمائی نیز مضمون کے اختتام پر چند منٹ حاضرین سے خطاب بھی فرمایا۔ مضمون سننے کے بعد حاضرین پر کچھ عجیب کیفیت طاری ہوئی جس کے زیر اثر ہر دل اس اشتیاق سے لبریز ہو گیا کہ کاش اسے بھی مسیح پاک علیہ السلام کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے اور حضور کی صحبت سے فیض یاب ہونے کی سعادت میسر آتی۔ چنانچہ حضرت بھائی جی نے اپنے مختصر خطاب میں ایمان کے ساتھ عمل پر زور دینے کے علاوہ احباب کو اس طرف بھی توجہ دلائی کہ وہ اس خیال سے دلگیر نہ ہوں کہ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شامل ہونے کا شرف حاصل نہیں ہوا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو بھی پیچھے نہیں رکھا ہے۔ آج بھی بفضلہ تعالیٰ آپ کے درمیان وہ مقدس و بابرکت وجود موجود ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نظیر قرار دیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ جس دور میں سے گزر رہے ہیں۔ الٰہی مشیت کے تحت اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کے ساتھ ملا دیا گیا ہے اس لئے آپ دلگیر نہ ہوں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اسی طرح قربانیاں کرتے چلے جائیں۔ جس طرح قرون اولیٰ میں خدا تعالیٰ نے صحابہ کو قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

تقریر کے بعد صدر جلسہ مکرم مولوی عبد الغفور صاحب نے حضرت بھائی جی سے درخواست کی کہ وہ اجتماعی دعا کرائیں۔ چنانچہ ایک رقت آمیز دعا کے ساتھ یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

شدھی کا قابل فخر مقابلہ (زمیندار)

۱۹۲۳ء میں آریہ سماج کی طرف سے علاقہ ملکانہ (یو پی) میں تحریک شدھی چلا کر بارہ ہزار مسلمانوں کو آریہ بنا لیا گیا۔ دیگر فرقوں کے مولوی صاحبان احمدیوں کی مخالفت کرتے رہے اور پھر میدان سے ہٹ گئے۔ جس رنگ میں احمدیوں نے وہاں کام کیا اس کے متعلق ہمارے مخالف "زمیندار" کی زبانی سنیئے۔ کہتے ہیں:-

"احمدی بھائیوں نے جس خلوص۔ ایثار۔ جس جوش اور ہمدردی سے اس کام میں حصہ لیا ہے وہ اس قابل ہے کہ ہر مسلمان اس پر فخر کرے"

(زمیندار ۸ جون ۲۳ء)

تصحیح

محترم سیٹھ محمد یوسف الدین صاحب سکندرآباد کے ہاں بچہ تولد نہیں ہوا۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کو مزید صالح نرینہ اولاد سے نوازے۔ دعا ذالک علی اللہ بعزیز۔ خاکسار بشیر الدین الہ دین

بھائی عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے تاج آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

صحابہ کا سا ایمان پیدا کرو

بسا اوقات دل میں یہ ٹیس اٹھتی ہے اور ولولہ پیدا ہوتا ہے کہ کاش میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ہوتا تو حضور کی یوں خدمات بجا لاتا۔ اس اس طریق سے اسلام کے لئے قربانیاں کرتا۔ جس دل میں یہ ولولہ حقیقت کا رنگ رکھتا ہے وہ یقیناً محرومی پر قلبی اذیت پانے کی وجہ سے مستحق اجر ہے۔ ضروری نہیں کہ ہر شخص کا خیال حقیقت پر مبنی ہو۔ اس کی جانچ کے لئے معیار موجود ہے۔ اس پر پورا اترے اس کا ایسا خیال یقیناً اس کے درجات کی رفعت کا باعث بنے گا ورنہ خام خیالی سے سرمو زیادہ اس کی حقیقت نہ ہوگی۔

معیار یہ ہے کہ حضور کی ناموس کی حفاظت حضور کے لائے ہوئے دین کی سربلندی کے لئے جو مواقع میسر آ رہے ہیں کیا ایسا شخص ان کے لئے تن من دھن قربان کرتا ہے اور اپنی سرخروئی پر نثار کرنے پر آمادہ رہتا ہے دیکھئے جنگ احد میں جب حضور اکیلے رہ گئے اور حضور پر دشمن پے در پے تیر برسانے لگا۔ حضرت طلحہؓ نے حضور کے چہرہ مبارک کے سامنے ہاتھ کر دیئے۔ تاکہ دشمن کے تیر ان پر نہ پڑیں۔ حضرت طلحہؓ کے ہاتھ انہی تیروں کے باعث ہمیشہ کے لئے شل ہو گئے آپ بیان کرتے تھے کہ تیر پڑتے تھے تو معلوم ہوتے تھے پر میں سی تک نہیں کرتا تھا مبادا ہاتھ ہل جانے سے تیر سے حضور کو گزند پہنچ جائے۔ حضرت طلحہؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ نے اسلام کی سربلندی اور اشاعت کے لئے کونسی کسر اٹھا رکھی۔ اگر ہمارے دل اسی وجہ سے غمگین ہیں کہ ہمیں نہ حضور کا مبارک زمانہ پانے کا موقعہ ملا۔ تو کیا ہم جو اس وقت قربانیوں کا موقعہ مل رہا ہے کیا ہم اس امتحان میں پورا اتر رہے ہیں؟ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ پر ایک ناہنجار نے قاتلانہ حملہ کر کے بتا دیا کہ اعداء احمدیت کے قلوب کس قدر گزند پہنچانے کے لئے ہمہ تن تیار ہیں ایک شخص پر کوئی حملہ ہوتا ہے۔ وہ فوراً جوش میں آ جاتا ہے۔ اگر اس کی بیوی بہن والدہ اور والد پر حملہ ہوتا ہے۔ تو اسے وہ اپنے پر حملہ سے زیادہ اہمیت دیتا ہے۔ اور ہر رنگ میں سوچتا ہے کہ ماحول بدل جائے ورنہ اس کی زندگی تلخ ہو کر رہ جائے گی۔ اور اس وقت تک مضمون سے کم سنجیدگی سے جب تک کہ ماحول کو درست نہ کرے۔ اپنی اور اپنے اعزہ واقارب کی عزت سے ہمارے روحانی پیشوا کی عزت دنیٰ بڑھ چڑھ کر ہے کہ آسانی سے اس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ کیا ہم میں سے ہر ایک سعی پیہم کر رہا ہے۔ اور صدر درجہ بے قراری سے صحابہ کے رنگ میں جدوجہد میں مصروف ہے۔ تاکہ اس ماحول کو بدل کر رکھ دیا جائے۔

ہم کیونکر اس ماحول کو بدل سکتے ہیں؟ ایک وسیع رنگ میں تبلیغ سے۔ اس کے لئے ہمیں اجتماعی رنگ میں صحابہ کی طرح اپنے کردار کو بہترین بنانے کی ضرورت ہے صحابہ سا اتحاد و اتفاق بھی ضروری ہے۔ تاکہ دشمن کے مقابلہ میں ہم بنیان مرصوص کا رنگ رکھتے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور صحابہ کی سی تضرع اور الحاح سے متواتر دعائیں کرنی چاہئیں۔ تبلیغ کی توسیع کے لئے مبلغین اور لٹریچر درکار ہیں۔ اور ان کی تیاری صحابہ کی سی عظیم مالی قربانی چاہتی ہے۔ اس لئے ہم پر لازم ہے کہ بقایا جات جلد از جلد ادا کریں۔ باقاعدگی سے اور پہلے سے زیادہ چندے دیں۔ اور دوسروں کو بھی تحریک کریں۔ اور اپنے ماحول سے باخبر رہیں۔ اور سوچ بچار کرتے رہیں کہ کون کونسے تبلیغ وغیرہ کے ذرائع مفید ہو سکتے ہیں۔ اگر ہم ان سب باتوں پر صحابہ کرام کے جذبہ سے عمل پیرا ہوں۔ تو یقیناً ہمیں اس درد کا بھی اجر ملے گا۔ جو حضورؐ کے دیدار کی محرومی سے پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

اخبار احمدیہ قادیان

ذکر حبیب ۲۵ جون کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں محترم مولوی فضل الدین صاحب مبلغ حیدرآباد نے ذکر حبیب پر تقریر فرمائی۔ اور ایمان افزا واقعات بیان فرمائے۔ اور بتایا کہ کس طرح آپ نے احمدیت قبول کی تھی۔ اگلے روز آپ رخصت پر اقارب کی ملاقات کے لئے پاکستان روانہ ہو گئے۔

دعائے صحت محترمہ بیگم صاحبہ مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بوجہ ناسازیٔ طبیعت امرتسر کے لال ہسپتال میں ۲۶ جون سے داخل ہیں۔ احباب ان کی صحت عاجلہ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مکرم میاں مولا بخش صاحب باورچی کی حالت بہت نازک ہو چکی ہے بیہوشی طاری ہو جاتی رہتی ہے۔ مکرم شیخ محمد حسین صاحب (اصحابی) بھی بدستور بیمار ہیں۔ احباب ان ہر دو کی صحت عاجلہ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ولادت ۲۷ جون آج جلد وقار عمل انجمن و تحریک جدید میں تعطیل کی گئی۔ کہ اطلاع آئی تھی۔ کہ اللہ تعالے نے مکرم صاحبزادہ میر داؤد احمد صاحب خلف میر محمد اسحٰق صاحبؓ کو فرزند عطا کیا ہے۔ نومولود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے اور خادم دین اور قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

۲۸ جون۔ تین بچیوں کے بعد اللہ تعالےٰ نے مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری (نائب مدیر بدر) کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ بابرکت اور خادم دین اور قرۃ العین بنائے۔ آمین

زائرین قادیان ۲۶ جون۔ محترم صاحبزادہ میاں مسعود احمد خاں صاحب خلف حضرت نواب محمد علی خاں صاحبؓ لاہور سے اور عبد الباری صاحب (پسر مولوی عبد الحمید صاحب کاندار قادیان) جو ۱۰ جون کو ربوہ چلے گئے تھے پھر ربوہ سے وارد دار الامان ہوئے۔

۲۶ جون کو مبشر احمد صاحب اور مرزا محمود احمد صاحب منگلپور وادر حکیم ربولائی کو خواجہ عبد الکریم صاحب خالد لاہور واپس چلے گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک فیصلہ

ایک قضیہ کا فیصلہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل فرمایا ہے۔ جو احباب کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے:۔

"نقل طلاق نامہ سے بالکل واضح ہے کہ یہ خلع ہے۔ اور اس پر لڑکی کی تصدیق بھی موجود ہے۔ اور جب لڑکی کا اپنا بیان ہے۔ کہ وہ علیحدگی چاہتی ہے۔ اور مہر چھوڑتی ہے۔ جسے خاوند نے منظور کر لیا ہے۔ تو یہ خلع ہوا۔ اور خلع میں رجوع کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ ہاں اگر لڑکی چاہے۔ تو نکاح جدید (پہلے خاوند سے) کر سکتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو حوالہ جات پیش کئے گئے ہیں۔ ان سے مراد یہ ہے۔ کہ اگر عورت کے کہنے پر خاوند اسے نکاح سے آزاد نہ کرے۔ تو عورت خود بخود آزاد نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اس صورت میں اسے قاضی کے ذریعہ طلاق حاصل کرنی پڑے گی۔ یعنی جیسا کہ مرد اگر عورت کی رضامندی کے بغیر بھی اسے طلاق دیدے۔ تو وہ اس کے عقد زوجیت سے آزاد ہو جائے گی۔ لیکن عورت کے مطالبہ طلاق کی صورت میں اگر مرد اسے طلاق نہ دے۔ تو عورت خود بخود آزاد نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اسے قاضی کے ذریعہ فیصلہ کرانا ضروری ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب "چشمہ معرفت" کے صفحہ ۲۳۸ پر تحریر فرمایا ہے:۔

"اگر پہلی بیوی اس نکاح میں اپنی حق تلفی سمجھتی ہے۔ تو وہ طلاق لے کر اس جھگڑے سے خلاصی پا سکتی ہے۔ اور اگر خاوند طلاق نہ دے۔ تو بذریعہ حاکم وقت وہ خلع کرا سکتی ہے۔"

میرے ایک فیصلہ (سابقہ) سے جو حوالہ پیش کیا گیا ہے۔ وہ اس موجودہ کیس پر چسپاں نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس مقدمہ میں (عورت) کا مہر چھوڑ کر طلاق حاصل کرنا ثابت نہ تھا۔ اور نہ طلاق نامہ میں اس کی ایسی رضامندی مذکور تھا۔ چنانچہ وہ خاوند سے مہر کا مطالبہ کرتی تھی۔ اور جب ایسی صورت ہو۔ تو پھر قاضی کا توسط خلع کے لئے ضروری ہو جاتا ہے۔ لیکن موجودہ کیس میں تو اس کے برعکس معاملہ ہے۔ کہ لڑکی مہر چھوڑ کر طلاق حاصل کرنے کا اقرار کرتی ہے۔ اور طلاق نامہ میں بھی لڑکی کی طرف سے مطالبہ طلاق اور ترک مہر کا اقرار واضح طور پر موجود ہے۔ جس پر لڑکی کی تصدیق ہے۔ اس لئے یہ خلع ہے۔" (الفضل)

سیکرٹریان تبلیغ کی توجہ کے لئے

فریضہ تبلیغ بجا لانا ہر ایک احمدی مسلمان کا فرض ہے لیکن اگر یہ جدوجہد باقاعدہ پروگرام کے ماتحت ہو تو بہت سی برکات کا موجب ہے۔ ہر جماعت کے سیکرٹری تبلیغ کا فرض ہے کہ وہ خود بھی اور اپنی جماعت کیلئے ایسا پروگرام بنائے اور اس پر بالالتزام سے عمل پیرا ہوں۔ مہینہ کے آخر میں اپنی مساعی کی رپورٹ مفتر مرکز کو بھی ضرور بھجوائیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

خطبہ جمعہ

مشکلات کے وقت تمہیں بہرحال خدا تعالےٰ ہی کی طرف متوجہ ہو کر اسی سے مدد مانگنی چاہیئے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۴ جولائی ۱۹۵۸ء بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

جب کبھی انسان

کسی مصیبت میں مبتلا

ہوتا ہے۔ تو قطع نظر اس کے کہ اس کا کوئی ساتھی ہو یا نہ ہو۔ وہ بلند آواز سے شکایت شروع کر دیتا ہے مثلاً کسی کو پیٹا جائے۔ تو خواہ اس کے پاس کوئی بچہ نہ ہو۔ ماں نہ ہو۔ بھائی نہ ہو۔ دوست نہ ہو۔ بازار میں کمر شیم کر یہ کہنا شروع کر دے گا۔ کہ ہائے مجھے مار دیا۔ ہائے مجھے مار دیا۔ اور یہ چیز فطرت انسانی میں پائی جاتی ہے۔ افریقہ میں بھی۔ ایشیا میں بھی۔ یورپ میں بھی۔ امریکہ اور دوسرے علاقوں میں بھی سب جگہ یہی چیز پائی جاتی ہے۔ اور یہ بات اتنی واضح ہے کہ قرآن کریم میں بھی خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ کسی دوسرے کی برائی اعلانیہ بیان نہیں کرنی چاہیئے۔ ہاں مظلوم اگر کسی ظلم کو بیان کرے۔ تو معذور ہے۔ غرض

مظلوم کی یہ عادت ہوتی ہے

کہ وہ ظلم کو بیان کرتا ہے۔ وہ شور کرتا ہے اور بسا اوقات وہ شور بے معنی ہوتا ہے۔ انسان بعض دفعہ جنگل میں جا رہا ہوتا ہے۔ اور روتا جا رہا ہوتا ہے۔ پاس سے گزرنے والا شخص اسے دیکھتا ہے۔ تو وہ خیال کرتا ہے۔ کہ یہاں کوئی اور آدمی تو موجود نہیں۔ پھر یہ اپنی شکایت کس کو سنا رہا ہے۔ وہ یہ نہیں سمجھتا کہ اس کے علم میں تو نہیں۔ کہ یہاں کوئی دوسرا موجود ہے۔ لیکن

فطرت کے علم میں

یہ بات ہے۔ فطرت انسانی سوچتی ہے۔ کہ اگر دریا سے لوگ مچھلیاں نکال سکتے ہیں۔ سمندروں سے موتی نکال سکتے ہیں۔ تو میں اس جنگل میں اپنا ہمدرد تلاش کروں۔ تو اس میں کیا حرج ہے۔ دریا میں مچھلی کسی کو نظر نہیں آتی۔ ماہی گیر جال ڈالتا ہے اور اس میں مچھلی آ کر پھنس جاتی ہے۔ سمندر میں موتی کسی کو نظر نہیں آتا۔ پھر بھی لوگ اس کی خاطر سمندروں میں غوطے لگاتے ہیں۔ یہی حال کانوں کا ہے سونا جواہر ہر جگہ نہیں پائے جاتے۔ ہزاروں گز جگہ کھودی جاتی ہے۔ پھر کہیں کوئی ڈلی سونے کی ملتی ہے یا کوئی ہیرا ملتا ہے۔

غرض انسان جب دیکھتا ہے کہ لوگ اپنی اغراض کے لئے ایسے کام کرتے ہیں۔ تو وہ کہتا ہے کہ میں بھی

کیوں نہ شور مچاؤں

ممکن ہے کوئی آدمی قریب ہی جا رہا ہو۔ اور اسے میری آواز پہنچ جائے۔ یا اردگرد کوئی قصبہ یا گاؤں ہو جس کا مجھے پتہ نہ ہو۔ ممکن ہے کہ وہاں سے بعض لوگ میری مدد کو آ جائیں۔ اور اگر وہ بے دین ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی ہستی پر اسے یقین نہیں۔ تو وہ خیال کرتا ہے کہ اگر میرے نزدیک تو خدا نہیں۔ لیکن اگر خدا ہوا تو ممکن ہے کہ وہ میری مدد کو آ جائے۔ یا اگر وہ دیندار ہے تو وہ سمجھے گا کہ اگر میری آواز سن کر لوگ نہیں آتے تو شاید خدا تعالےٰ میری التجا سن لے۔

غرض

امکانات کے مختلف پہلو

ہیں۔ پہلا پہلو یہ ہے کہ شاید قریب ہی کوئی اور شخص بھی ہو۔ جو میری آواز سن لے دوسرا پہلو یہ ہے کہ شاید قریب ہی کوئی گاؤں یا قصبہ ہو جس کا مجھے علم نہ ہو۔ شاید وہاں میری آواز پہنچ جائے۔ اور لوگ میری مدد کو آ جائیں۔

تیسرا پہلو یہ ہے

کہ میں خدا کو نہیں مانتا۔ لیکن اگر خدا ہوا۔ تو وہ میری بات سنے گا۔ چوتھا پہلو یہ ہے کہ خدا موجود ہے۔ اور وہ لوگوں کی پکار سنتا ہے۔ شاید وہ میری پکار بھی سن لے

غرض انسان کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے۔ تو وہ شور مچاتا ہے۔ اور بغیر سمجھے اور

غور و فکر

کے شور مچاتا ہے ادھر اسے تھپڑ پڑا۔ اور ادھر اس نے شور مچانا شروع کر دیا تھپڑ اور اس کے شور کے درمیان کوئی وقفہ نہیں ہوتا۔ اگر بغیر سمجھے اور بغیر سوچے انسان اتنا شور مچا دیتا ہے۔ تو جس قوم کے سامنے زندہ خدا کو پیش کیا گیا ہو۔ اور اس نے خدا تعالےٰ کی قدرت۔ نصرت۔ اور اس کی تائید کے کرشمے دیکھے ہوں یا اگر انہوں نے تو نہیں دیکھے۔ تو خدا تعالےٰ کی قدرت اور

نصرت و تائید کے نظارے

دیکھنے والے اور ان کا تجربہ رکھنے والے لوگ ان میں موجود ہیں۔ تو اس قوم کا کوئی فرد اگر مار کھاتا ہے۔ اور پھر چیختا نہیں۔ تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے۔ اور کراہتا نہیں۔ تو وہ یقیناً بیوقوف ہے۔ جس شخص کو یہ معلوم نہیں کہ اس کے قریب کوئی اور شخص موجود ہے جس شخص کو یہ معلوم نہیں۔ کہ اس کے پاس کوئی قصبہ یا گاؤں موجود ہے۔ پھر بھی وہ آواز بلند کرتا ہے کہ شاید ایسا ہو۔ جس شخص کو

خدا تعالےٰ کی ہستی پر یقین

نہیں۔ لیکن پھر بھی وہ مصیبت کے وقت شور مچاتا ہے۔ کہ شاید خدا ہو۔ اور وہ میری بات سن لے۔ یا اگر اسے خدا تعالےٰ کی ہستی پر یقین تو ہے۔ لیکن اس نے خود اس کی قدرتوں کا تجربہ نہیں کیا۔

تو وہ سمجھتا ہے

کہ شاید خدا اس کی بات سن لے۔ ان چار شبہوں کے ساتھ وہ شور مچاتا ہے اور پھر اس کے درمیان کوئی وقفہ نہیں ہوتا۔ وہ سوچتا نہیں۔ وہ غور نہیں کرتا۔ لیکن

ایک اور انسان ہے

جس کے سارے شبہے غائب ہیں۔ اس کے سامنے یہ سوال نہیں کہ شاید قریب ہی کوئی گاؤں یا قصبہ ہو۔ جس کا اسے علم نہ ہو۔ شاید اس کے رہنے والے اس کی آواز سن لیں۔ اس کے سامنے یہ سوال نہیں۔ کہ خدا ہے یا نہیں۔ کیونکہ وہ خدا تعالےٰ کی ہستی پر یقین رکھتا ہے۔ پھر اس کے سامنے یہ سوال بھی نہیں کہ

خدا تعالےٰ موجود تو ہے

لیکن اس کی قدرتوں کا مجھے علم نہیں۔ وہ یقین رکھتا ہے کہ خدا تعالےٰ موجود ہے۔ اور وہ اپنی قدرتیں ہمیشہ مجھے دکھاتا رہا ہے اور اس کی نصرت و تائید کے نظارے اس نے خود بھی دیکھے ہیں۔ پھر بھی اگر مصیبت کے وقت وہ شور نہیں مچاتا تو اس کی حالت کس قدر افسوسناک ہے۔ ایک شخص جو خدا تعالےٰ کو دیکھتا نہیں۔ وہ تو شور مچاتا ہے۔ لیکن دوسرا شخص خدا تعالےٰ کو دیکھتا بھی ہے۔ اور پھر بھی شور نہیں مچاتا۔ اللہ تعالےٰ

قرآن کریم میں

کئی چیزوں کا ان کے سامنے پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ کیا فلاں چیز اور یہ چیز برابر ہے۔ مثلاً وہ کہتا ہے۔ کہ بہرے اور گونگے اور سننے والے برابر ہو سکتے ہیں۔ کیا زندہ اور مردہ برابر ہو سکتے ہیں۔ کیا ہدایت یافتہ لوگ اور وہ لوگ جو ہدایت یافتہ نہیں برابر ہو سکتے ہیں۔ کیا جنت کے رہنے والے اور جہنم کے رہنے والے برابر ہو سکتے ہیں۔ جب یہ دونوں چیزیں برابر نہیں ہو سکتیں۔ تو تمہارے اعمال اور تمہاری عادات و اطوار میں دوسرے لوگوں کے اعمال اور ان کی عادات و اطوار میں کچھ نہ کچھ فرق تو ہونا چاہیئے۔ ہماری جماعت نے خدا تعالےٰ کے احسان اور اس کے فضل دیکھے ہیں۔ اور جب اس نے

خدا تعالےٰ کے احسانات

اور اس کے فضلوں کا مشاہدہ کیا ہے۔ تو مشکلات کے وقت اس میں یہ احساس تو ہونا چاہیئے۔ کہ اس نے خدا تعالےٰ کی طرف متوجہ ہونا ہے۔ اور اس سے دعائیں کرنی ہیں۔ خدا تعالےٰ کی شان وراء الوراء ہے۔ لیکن مصیبت کے وقت جب کوئی شخص فریادی بن کر اس کے پاس جاتا ہے تو اس کے نزدیک اس کی شان ہی اور ہوتی ہے جب وہ شخص جس کا فریادرس کوئی نہیں شور مچاتا ہے تو جس کا فریادرس موجود ہے۔ وہ کیوں شور نہ کرے۔ بس بجائے اس کے کہ دوست مشکلات کے وقت گھبرائیں یا کسی تشویش میں مبتلا ہوں انہیں اسباب کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ کہ ادھر کوئی مصیبت آئی۔ اور ادھر انہوں نے شور مچانا شروع کر دیا۔ ہم نے کئی ایسے آدمی دیکھے ہیں۔ جن میں دعا کرنے کا مادہ ہوتا ہے۔ اور ہم نے دیکھا ہے کہ وہ اکثر خدا تعالےٰ سے اپنی مطلوبہ چیزیں لے لیتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں

مفتی فضل الرحمٰن صاحب کے بچے فوت ہو جایا کرتے تھے۔ بعد میں ان کی اولاد چلی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی لڑکی ان سے بیاہی ہوئی تھی۔ جب بھی ان کا بچہ بیمار ہوتا۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جاتیں۔ اور دعا کی درخواست کرتیں۔ لیکن کچھ دنوں کے بعد وہ بچہ فوت ہو جاتا۔ جب ایک دو دفعہ ایسا ہوا۔ تو آپ نے ان سے فرمایا۔ دیکھو جو چیز ٹوٹ جاتی ہے۔ اس کی مرمت کی جاتی ہے۔ تمہارے بچے بھی مرمت کے لئے خدا تعالےٰ کے پاس جاتے ہیں۔ اس کے بعد جب بچے فوت ہو جاتے وہ کہتیں کوئی بات نہیں۔ وہ مرمت کے لئے خدا تعالےٰ کے پاس گئے ہیں۔ پھر اللہ تعالےٰ نے ان کی اولاد زندہ رہنی شروع ہوئی۔ جلد دوسری

جیوں سے بھی امداد ہوتی۔ اور زندہ رہی اور اب کرشانہ مفتی صاحب کی اولاد درجن کے قریب ہے۔ اس رنگ میں اگر یقین پیدا ہو جائے تو کوئی تشویش نہیں ہوتی۔ اس قسم کے یقین کی موجودگی میں اگر کوئی مار کھا بھی لے تو وہ محبت والی مار ہوگی۔

بدر کے موقعہ پر

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے خدا اگر یہ مختصر سا گروہ ہلاک ہوگیا۔ تو دنیا میں تیری عبادت کون کرے گا۔ اس کے یہ معنے نہیں ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالے پر اعتبار نہیں تھا۔ بلکہ اس رنگ میں دعا کر کے آپ نے خدا تعالے کو غیرت دلائی۔ اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام نے کہا۔ ایلی ایلی لما سبقتنی۔ یعنی اے خدا چاہیئے تو یہ تھا کہ اس مصیبت کے وقت تو میری مدد کے لئے آتا۔ لیکن تو تو مجھے چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ اب آپ کا یہ مطلب نہیں کہ خدا تعالے نے مصیبت کے وقت انہیں واقعہ میں چھوڑ دیا تھا۔ بلکہ اس کا مطلب یہ تھا کہ میرا دل گھبرا رہا ہے آپ جلدی میری مدد کے لئے آئیں۔ اس رنگ میں اگر دعا کی جاتی ہے۔ تو وہ قبولیت دعا پر عدم یقین کی وجہ سے نہیں ہوتی۔ بلکہ خدا تعالے کو غیرت دلانے کے لئے ہوتی ہے۔ قرآن کریم سے بھی پتہ لگتا ہے کہ جب اس رنگ میں دعا کی جاتی ہے تو خدا تعالے کو غیرت آجاتی ہے۔ جب مومن کہتے ہیں

متیٰ نصر اللہ

اے خدا تیری مدد اور نصرت کب آئے گی تو خدا تعالے کہتا ہے۔ تم مجھے طعنہ دیتے ہو۔ تو سنو میری مدد آ پہنچی۔ پس جب بھی مومن خدا تعالے کو مدد کے لئے پکارتا ہے اور جب بھی مومنوں کے دلوں کی کیفیت یہ ہوتی ہے۔ کہ اے خدا تو نے اچھے وعدے کئے تھے۔ کہ ابھی تک وہ پورے ہی نہیں ہوئے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ دعا کرنے والے کو ان وعدوں پر یقین نہیں۔ بلکہ اس کا یہ مطلب ہوتا ہے۔ کہ ہم نے جو امیدیں رکھی تھیں۔ اس کے مطابق وہ وعدے اب تک پورے نہیں ہوئے۔ اس پر خدا تعالے کو غیرت آجاتی ہے۔ اور وہ فوراً مدد کو آجاتا ہے۔ پس مومن کو ہمیشہ دعاؤں میں لگے رہنا چاہیئے۔ اور اس کے فضلوں کی امید رکھنی چاہیئے۔ جس شخص کو خدا تعالے کے فضلوں کی امید ہوتی ہے۔ دنیا میں کوئی قانون نہیں کہ اسے اس امید سے روک سکے گو

آجکل یہ کیفیت ہے

کہ اگر ہم یہیں کہ خدا تعالے کی نصرت آئے گی کہا جاتا ہے کہ اس سے تم دوسروں کو اشتعال دلاتے ہو۔ حالانکہ یہ ایسی چیز ہے۔ جو کسی سے چھڑوائی نہیں جا سکتی۔ خدا تعالے کے متعلق جو بات ہے وہ تو بندے سے کبھی چھوٹ ہی نہیں سکتی۔ کئی باتیں ایسی ہیں جن سے بندے کو چھڑانے کی کوئی طاقت نہیں رکھ سکتی۔ اگر کوئی کہتا ہے کہ خدا تعالے کی مدد آئے گی۔ اس کی تائید اور نصرت مجھے ملے گی تو اسے اس بات سے کہنے سے کوئی روک نہیں سکتا۔ بلکہ خدا تعالے کے متعلق کوئی بات کہنے سے حکومت بھی ہمیں روکے تو اس کی اطاعت فرض نہیں۔ خدا تعالے نے قرآن کریم میں والدین کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ کہا ہے کہ اگر وہ میرے خلاف کوئی بات کہیں۔ تو ان کی بات مت مانو۔ انسان کے ساتھ جو والدین کا تعلق ہے وہی تعلق حکومت کا ہے۔ اگر حکومت کہتی ہے کہ تم فلاں جگہ کھڑے ہو جاؤ۔ تو ہم اس کے حکم کی اطاعت کریں گے۔ اور اس جگہ کھڑے ہو جائیں گے۔ اگر وہ کہتی ہے۔ فلاں کام کرو۔ تو ہم کر دیں گے۔ لیکن اگر وہ کہے کہ تم خدا تعالیٰ کے متعلق فلاں بات مت کہو تو ہم اس کی اطاعت نہیں کریں گے۔ یہاں

حکومت کے فرائض

ختم ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد وہ بے شک ڈنڈا چلائے۔ لیکن خدا تعالے کہتا ہے تم اس کی اطاعت نہ کرو تم وہی کہو جو میں کہتا ہوں۔ مثلاً اگر تم کہتے ہو۔ کہ خدا تعالے قادر ہے۔ تو بے شک حکومت یہ قانون بنا دے۔ کہ تم خدا تعالے کو قادر نہ کہو۔ کیونکہ ایسا کہنے سے ان لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ جو خدا تعالے کو قادر تسلیم نہیں کرتے پھر بھی خدا تعالے کا حکم یہی ہوگا۔ کہ تم اسے قادر کہتے رہو۔ گذشتہ سال میں نے ایک اعلان میں کہا تھا کہ

خدا تعالے ہماری مدد اور نصرت کو آرہا ہے

وہ چلا آرہا ہے۔ وہ دوڑتا آرہا ہے۔ اس پر حکومت نے مجھے نوٹس دیا۔ کہ تم نے ایسا کیوں کہا۔ اس سے دوسرے لوگوں کو اشتعال آیا ہے۔ ہاں نوٹس دینے والے افسر نے اتنی اصلاح کر لی۔ کہ اس نے کہا۔ تم اخبار کے متعلق کوئی ذکر نہ کرو۔ اگر وہ مجھے یہ کہہ دیتے کہ تم خدا تعالے کے متعلق یہ نہ کہو کہ وہ مدد کو آرہا ہے۔ یا یہ کہو کہ وہ مدد کو نہیں آتا۔ تو دنیا کی کوئی طاقت مجھے اس بات کو تسلیم کرنے پر آمادہ نہ کر سکتی۔ اسلئے وہ اس طرح کا حکم دے کر قرآن کریم پر حکومت کرنا چاہتے۔ اور یہ ایسا حکم تھا۔ جس کا ماننا جائز نہ ہوتا اگر

کوئی حکومت یہ کہے کہ تم خدا تعالے کو ایک نہ سمجھو۔ تو ہم کہیں گے۔ عقائد کے بارہ میں تمہاری حکومت نہیں چلتی تمہاری حکومت ایسے امور میں چلے گی۔ جو دنیوی ہوں۔ مثلاً کسی کا یہ عقیدہ ہو۔ کہ تم لوگوں کو تھپڑ مارو۔ تو حکومت اس پر ایکشن لے سکتی ہے۔ لیکن اس لحاظ سے نہیں۔ کہ وہ ایسا عقیدہ کیوں رکھتا ہے۔ بلکہ اس وجہ سے کہ وہ اس عقیدہ کو عملی جامہ پہنانا چاہتا ہے۔

حکومت اعمال پر کنٹرول رکھتی ہے

عقائد پر نہیں۔ قرآن کریم میں بہت زیادہ زور ماں باپ کی اطاعت پر دیا گیا ہے۔ لیکن جب عقیدہ کے بارے میں ان کی بات بھی نہ ماننے کا حکم ہے۔ تو اور کسی کی بات کیوں مانی جائے۔ پس جو چیزیں خدا تعالے کی طرف سے فرض کی گئی ہیں۔ انہیں پورا کرو۔ جب انسان ایسے امور میں دخل دے۔ جن میں اسے دخل نہیں دینا چاہیئے۔ تو اس کی اطاعت مت کرو۔ لیکن اگر کوئی حکومت یا فرد اپنے غرور میں آکر یہ کہے۔ کہ میں ان میں ضرور دخل دوں گا تو جیسے کہا جاتا ہے کہ ملاں کی دوڑ مسجد تک۔ تو مومن خدا تعالے کے پاس چلا جاتا ہے۔ اور مسجد کسی ملاں کو بچائے یا نہ بچائے خدا تعالے اپنے مومن بندہ کو ضرور بچا لیتا ہے۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو نہایت واضح ہے پس۔

ہر مومن کا فرض ہے

کہ وہ یہ یقین رکھے۔ کہ خدا تعالے اسے بچائے گا۔ چاہے کوئی اسے پھانسی پر ہی لٹکا دے وہ پھانسی پر بھی یہ یقین رکھے کہ خدا تعالے اسے بچائے گا۔ جب تک کوئی شخص اس قسم کا یقین نہیں رکھتا اس کا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا۔

انڈونیشیا جاتے ہوئے صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کا

بمبئی اور کولمبو میں ورود

جناب صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ابن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز جو فریضۂ تبلیغ ادا کرنے انڈونیشیا جا رہے ہیں "ایشیا" نامی جہاز کے ذریعہ ۱۲ر جون کو کراچی سے بمبئی وارد ہوئے بندرگاہ پر احباب جماعت نے آپ کا استقبال کیا۔ اور پھولوں کے ہار پہنائے۔ صاحبزادہ صاحب مع بیگم صاحبہ "الحق ہاؤس" میں تشریف لائے۔

بعد نماز عصر آپ کے اعزاز میں ٹی پارٹی کا انتظام کیا گیا۔ جس میں مختلف طبقوں کے سرکردہ حضرات شریک ہوئے۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی انچارج احمدیہ مشن بمبئی نے آپ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ جس کے جواب میں صاحبزادہ صاحب نے ایک مختصر مگر جامع تقریر فرمائی اور موجودہ زمانے میں تبلیغ اسلام کی اہمیت پر زور دیا۔ آپ دوسرے روز ۲۲ر جون کو صبح نو بجے واپس بندرگاہ تشریف لے گئے۔ احباب جماعت نے الوداع کہا۔ آپ کا جہاز ۲ بجے شام کولمبو روانہ ہوگیا۔ ۲۴ر جون کو جہاز کولمبو پہنچا۔ بندرگاہ پر مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر مبلغ سیلون اور دیگر احمدی احباب نے جناب صاحبزادہ صاحب کا استقبال کیا۔ احمدیہ مشن ہاؤس میں آپ کے اعزاز میں ایک جلسۂ عام کا انتظام کیا گیا۔ جس میں سیلون کے احمدی احباب کی طرف سے جناب صاحبزادہ صاحب کو خوش آمدید کہا گیا۔ صاحبزادہ صاحب نے جواب میں تقریر فرمائی۔ بعد ازاں احباب نے اجتماعی دعاؤں کے ساتھ محترم صاحبزادہ صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ کو جہاز پر الوداع کہا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے سفر میں آپ کا حامی و ناصر ہو۔ اور بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچائے۔ آمین۔

(الفضل)

تبلیغ کی آسان راہ

گذشتہ سالوں میں بعض ذی استطاعت احباب نے نظارت ہذا کی طرف سے معاونت کا ہاتھ بڑھاتے ہوئے بعض بڑے بڑے ریڈنگ روم لائبریریوں اور کالجوں میں اپنے خرچ پر اخبار بدر کے پرچے جاری کرائے تھے۔ لیکن یہ چندہ اب ختم ہو رہا ہے۔ میں اس اعلان کے ساتھ ہی ایسے مخلصین کو پھر اپیل کرتا ہوں کہ تبلیغ کی اس آسان راہ کو آئندہ بھی اختیار کریں بلکہ اپنے حلقہ احباب میں اس کی اہمیت واضح کر کے دیگر احباب کو بھی اس کار خیر میں شریک کریں۔ آپ صرف چھ روپیہ سالانہ چندہ بھیج دینے سے متعدد سعید روحوں کی ہدایت اور راہنمائی کا سامان کر سکتے ہیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

شذرات

کوروکشیتر!

بیسویں صدی جیسے ترقی یافتہ زمانہ میں بھی مذہب کے تعلق میں ایسی باتیں بیان کی جاتی ہیں۔ جسے عقل سلیم تسلیم نہیں کرسکتی۔ البتہ لوگ اندھی تقلید کے طور پر تسلیم کرتے چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ روزنامہ پرتاپ جالندھر مورخہ ۲۴ رجون میں سے ذیل کا اقتباس پڑھئے:۔

"پورانوں کی ایک کتھا کے مطابق راجا کورو نے شیو سے ان کے بیل اور یم سے ان کا بھینس لیا اور اس بھومی میں سونے کا ہل چلانا شروع کیا تاکہ معدم کے یعنی تپ، ستیہ، کشما، ہمدردی، پاکیزگی راجا کورو نے اپنے دونوں بازو دئیے۔ دونوں ٹانگوں اور اپنے سر کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اس بھومی میں بوئے۔ اس پر وشنو بھگوان اور راجا اندر بہت زیادہ خوش ہوئے اور وہ وہاں پرگٹ ہوئے۔ وشنو بھگوان نے راجا کورو کے تمام اعضاء بحال کر دئیے اور راجا اندر نے دو بردان دیئے۔۔۔۔

دوسرا بردان یہ تھا کہ جو شخص اس بھومی میں مرگیا وہ اپنے گناہ اور پاپ سے قطع نظر سورگ میں جائے گا۔" (ص ۳)

"پورانوں میں لکھا ہے کہ جو شخص اس بھومی میں آتا ہے یا اس کے کسی تالاب میں اشنان کرتا ہے یا وہاں تھوڑے سے وقفہ کے لئے بھی قیام کرتا ہے یا یہاں مرتا ہے وہ سیدھا سورگ جاتا ہے۔" (ص ۳)

کورو کشیتر کے ستھانیسر مندر کے متعلق لکھتے ہیں کہ:۔

"پورانوں میں اس مندر اور تالاب کی بہت ثنا کی گئی ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ یہ تالاب اس قدر مقدس تھا۔ کہ اس تالاب کے پانی کے چند چھینٹوں سے کوڑھ کا مرض دور ہو جاتا تھا۔"

(ص ۲)

کیا ہمدردی، پاکیزگی، سخاوت وغیرہ اخلاق حسنہ ہل چلانے سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور ان کے لئے سونے کا ہل اور شیو کے بیل اور یم کے بھینسے کی ضرورت ہوتی ہے؟ اگر یہی صورت ہے کہ فی زمانہ جبکہ دنیا ان اخلاق سے عاری ہوگئی ہے۔ کوئی بھگت ایسا پیدا ہونا چاہئے کہ جس کی قربانی قبول ہو کر بھگوان پرگٹ ہوں کسی شخص کا اپنے دونوں بازو، دونوں ٹانگوں اور اپنے سر کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے بو دینا کیا عقلاً ممکن ہے؟ اگر کوئی بھومی ایسی ہوسکتی ہے کہ جہاں پر اور پاپ کے قطع نظر مرنے والا یا تھوڑا سا بھی قیام کرنے یا اشنان کرنے سیدھا سورگ جاتا ہو تو کورووں اور پانڈووں میں سے جنگ میں قتل ہونے والے جنہوں نے پانڈووں سے شکست کھائی اور جناب کرشن جیسے اوتار نے ان کی مخالف پارٹی کا ساتھ دیا اور ان باتوں میں یقین نہ رکھنے والے جو کوروکشیتر میں مرتے ہیں کیا یہ بردان ان پر بھی صادق آتا ہے؟ اگر یہی صورت ہے تو گویا کسی مذہب پر یقین و عمل کوئی شئے نہیں اسے کوئی صاحب دانش تسلیم نہیں کرسکتا۔ بلکہ ہندو مذہب بھی اس اصول کو تسلیم کرنے سے انکاری ہے ستھانیسر تالاب کے پانی کے چھینٹوں سے اب کوڑھ کا مرض کیوں دور نہیں ہو جاتا۔ گویا اب وہ تقدس اس پانی کو نہیں رہا؟ اگر اب بھی یہ تقدس حاصل ہے۔ تو ہمارے دیش کی خوش قسمتی ہے۔ وزارت صحت کو اس استفادہ کرنا چاہئے۔ مفت میں پورانوں سے عقیدتمندی میں بھی ترقی ہوگی۔ اگر اب ان کا تقدس اس شکل میں باقی نہیں تو دیگر مقامات کے چشموں کے تقدس سے استفادہ کیا جائے جن کے پانی میں غسل ان کی کیمیائی اوصاف کے باعث جلدی امراض کی شفایابی کا باعث ہوتا ہے۔ اور ان کا ہم تسلیم کا "تقدس" صرف پورانوں کے قصوں تک محدود نہیں بلکہ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا کا مصداق ہے۔

جماعت اسلامی کی صالحیت

جماعت اسلامی کے نقیب ہفتہ وار "روشنی" بنگلور ۱۹ مئی کے اشاعت میں ہمارے بھائی ایڈیٹر "آزاد نوجوان" کے سلطان القلم ہونے پرست تخ کرنے پر بہت جزبز ہوئے ہیں۔ اور تاسف کا اظہار کیا ہے۔ کہ احمدیت کی ترقی کے پروگرام کے تعلق میں اخبارات۔ لیڈر اور علماء اپنی ذمہ داری محسوس کیوں نہیں کرتے۔ اس نوٹ میں ایڈیٹر "روشنی" نے آزاد نوجوان کے لئے "فریب کاری" "مکار اور دھوکہ باز" "دھوکہ" اور "کھلی منافقت" کے الفاظ استعمال کر کے اپنی "صالحیت" کا تازہ ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ کیونکہ الاناء یترشح بما فیہ کہ برتن میں جو کچھ ہوگا اس سے وہی کچھ باہر آئے گا۔ مغضوب الغضب ہو کر ایڈیٹر "روشنی" نے آزاد نوجوان کے لئے "موتوا بغیضکم" کے الفاظ استعمال کئے۔

یہ الفاظ قرآن مجید میں منافقین کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔ آیئے ہم دیکھتے ہیں کہ ایڈیٹر روشنی اور اس کی جماعت ہی اس کا مصداق تو نہیں؟ حدیث شریف میں آتا ہے

عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اربع من کن فیہ کان منافقاً خالصاً ومن کانت فیہ خصلۃ منھن کانت فیہ خصلۃ من النفاق حتی یدعھا اذا اؤتمن خان و اذا حدث کذب واذا عاھد غدر واذا خاصم فجر۔ (بخاری و مسلم)

حضور نے فرمایا چار علامتیں ایسی ہیں جس میں ہوں وہ تو پکا منافق ہے اور جس کسی میں ان میں سے کوئی ایک ہے اس میں نفاق کا حصہ ضرور پایا گیا سوائے اس کے کہ وہ اسے چھوڑ دے:۔

(۱) ایسا انسان کہ جب اس کی امانت کا امتحان ہو تو خائن ثابت ہو (۲) اور جب بات کرے تو جھوٹ سے کام لے (۳) جب کسی سے عہد کرے تو دھوکہ دے (۴) جب کسی سے مقابلہ کرے تو گالی گلوچ بکے!

یہ آپ نے دیکھ لیا کہ یہ "صالح" ایڈیٹر گالی گلوچ پر اتر آئے اور جو کچھ بیان کیا خلاف حقیقت اور جھوٹ ہے اگر جھوٹ نہ ہوتا تو دین سے ڈاکٹر اقبال وغیرہ مسلم لیڈروں کے حوالوں کا ابطال کرتے۔ اگر ہمت ہے تو ذیل کے مزید حوالہ کی تردید کیجئے۔ ڈاکٹر اقبال فرماتے ہیں:۔

"پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں۔"

(ملت بیضا پر ایک عمرانی نظر)

ملک کے لئے خطرہ ۔ کیا عیسائی یا آریہ؟

روزنامہ "پرتاپ" جالندھر لکھتا ہے:۔

"سکندر آباد میں آل انڈیا انٹرنیشنل کانفرنس نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ بھارت میں غیر ملکی عیسائی ایجنٹوں کی خطرناک اور قابل اعتراض سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے جو پرچار کی آڑ میں بھارت دشمنی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ ان کا مقصد ہندوستان کی یکجہتی کو کمزور کرنا ہے۔"

آریہ سماج فرمائیں کیا وہ خود مذہب کے آڑ میں ناجائز مشورہ نہیں دے رہے؟ آریہ سماج سیاسی جماعت نہیں کہلاتی۔ اس لئے سیاسی طور پر عیسائی پرچارکوں کی سرگرمیوں کو خطرناک قرار دے کر ان کا حکومت کو توجہ دلانا ظاہر کرتا ہے۔ کہ دال میں کچھ کالا ہے۔ وہ دراصل مذہباً خائف ہیں نہ کہ سیاستاً۔ اگر سیاستاً خطرہ ہوتا تو صرف سیاسی لوگ خطرہ ظاہر کرتے۔ لیکن مذہبی افراد اور جماعتوں کا پے در پے عیسائیوں کی تبلیغی سرگرمیوں پر یورش کرنا کچھ اور ظاہر کرتا ہے اس کی تائید اسی تاریخ کے اخبار مذکور کی ذیل کی تحریر سے ہوتی ہے کہ عیسائیوں نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں چنانچہ بٹالہ اور پنجاب کے لئے ایک نیا خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔ بٹالہ کے کرسچین کالج میں پہلے دو امریکن پروفیسر تھے۔ اب ایک اور آئے ہیں (خلاصہ ۲ $\frac{۷}{۵۸}$)

اول تو غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے ان مقامات پر تو بیسیوں سال کے مراکز قائم ہیں۔ خیر۔ فرمائیے عیسائیوں کا مراکز قائم کر لینا اور بٹالہ کے کالج میں دو عیسائی پروفیسر کو بڑھا کر تین کر دینا کیونکر سیاسی طور پر خطرہ کا باعث بن جاتا ہے۔ یہ سارا شور و شر محض مذہبی رنگ رکھتا ہے۔ جس کی تہ میں یہ امر ہے کہ ہندو مذہب والے یقین رکھتے ہیں کہ مسلمان اور عیسائی وسعت حوصلہ اور رواداری کے حامل ہیں۔ ان میں چھوت چھات نہیں اگر تبلیغ اور تبدیلی مذہب کا دروازہ کھل گیا تو ہندو گھاٹے میں رہیں گے۔ براہ راست یہ بات منہ پر لانا ممکن نہیں اس لئے حرف شکایت زبان پر لانے کا یہ طریق اختیار کیا گیا ہے۔ لیکن یہ طریق نہایت خطرناک ہے اور بھارت کے شہریوں کے بنیادی حقوق بلکہ حقوق انسانیت پر جنہیں مجلس اقوام اور حکومت ہند تسلیم کرچکی ہے خطرناک اور عظیم ڈاکہ ہے۔ جسے عوام و حکومت کسی طور پر بھی برداشت نہیں کرسکتے۔

بالآخر ہم اپنے دیس واسیوں سے یہی التجاء کرتے ہیں کہ اگر آپ کسی مذہبی تحریک سے متعلق تعلق رکھتے ہیں۔ تو دھرم یا اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کر کے اپنی طرف مائل کریں نہ کہ کسی سیاسی دباؤ یا اکثریت کا خوف دلا کر۔ کیونکہ اس طرح کسی مذہب کی صداقت ظاہر نہیں ہوسکتی اور نہ اس طور پر بڑھی ہوئی تعداد کسی مذہب کی حقانیت کا ثبوت ہو سکتی ہے۔

جب لفظ مسلم کی تعریف پر بھی علماء کے ذہن میں اس قدر الجھاؤ ہے تو پیچیدہ مسائل میں کس قدر اختلافات ہونگے؟

صدر جمعیۃ العلماء کے نزدیک پاکستان کے غیر مسلم نہ یہاں کے شہری ہونگے اور نہ انہیں ذمیوں کا درجہ حاصل ہوگا

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ کا چوتھا باب

غیر مسلموں کا درجہ

چوہدری ظفر اللہ خاں اور دوسرے احمدیوں کو جو کلیدی آسامیوں پر فائز ہیں۔ اس بنا پر عہدوں سے برطرف کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے کہ احمدی غیر مسلم ہیں اور ذمی ہونے کی حیثیت سے ایک اسلامی ریاست میں وہ اعلیٰ سرکاری عہدوں پر فائز نہیں ہو سکتے۔ مطالبات کے اس پہلو سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر ہمیں اسلامی آئین بنانا ہے۔ تو اس ملک میں غیر مسلموں کی کیا پوزیشن ہوگی؟ سرکردہ علماء کے نزدیک پاکستان کی اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کا درجہ ذمیوں کا ہوگا۔ وہ پاکستان کے پورے شہری نہیں ہوں گے۔ کیونکہ انہیں مسلمانوں کے برابر حقوق نہیں ملیں گے۔ قانون سازی میں ان کی کوئی آواز نہیں ہوگی۔ انہیں قانون نظم و نسق چلانے کا کوئی اختیار نہ ہوگا۔ انہیں سرکاری مناصب حاصل کرنے کا حق بھی نہیں ہوگا۔ اس پوزیشن کی تفصیلات ابو الحسنات مولانا سید محمد احمد قادری۔ مولانا احمد علی۔ میاں طفیل محمد اور مولانا عبد الحامد بدایونی کی شہادتوں سے معلوم ہو سکتی ہیں۔ مولانا ابو الحسنات سے اس بارے میں استفسار ہوا اور ان کا جواب درج ذیل ہے۔

س۔ پاکستان کو اگر اسلامی ریاست بنانا ہو۔ تو کفار کی پوزیشن کیا ہوگی۔ کیا قانون سازی میں ان کی کوئی آواز ہوگی۔ اور نظم و نسق چلانے اور سرکاری عہدوں پر فائز ہونے کا انہیں کوئی حق ہوگا؟

ج۔ ان کی پوزیشن ذمیوں کی ہوگی۔ قانون سازی میں ان کی کوئی آواز نہ ہوگی۔ اور انہیں نظم و نسق چلانے اور سرکاری عہدوں پر فائز ہونے کا کوئی حق نہیں ہوگا۔

س۔ کیا ایک اسلامی ریاست کا سربراہ اپنے کوئی اختیارات کفار کو تفویض کر سکتا ہے؟ ج۔ جی نہیں۔

مولانا احمد علی نے اس بارے میں جو کچھ کہا وہ درج ذیل ہے:۔

س۔ پاکستان کو اگر اسلامی ریاست بنایا جائے تو اس میں کفار کی کیا پوزیشن ہوگی؟ کیا قانون سازی میں اُن کا کوئی حق ہوگا؟ کیا انہیں نظم و نسق چلانے اور سرکاری عہدوں پر فائز ہونے کا حق ہوگا؟ ج۔ ان کا درجہ ذمیوں کا ہوگا۔ قانون سازی میں ان کی کوئی آواز نہیں ہوگی۔ اور نہ انہیں نظم و نسق چلانے کا کوئی حق ہوگا۔ البتہ حکومت انہیں کسی سرکاری عہدہ پر فائز ہونے کی اجازت دے سکتی ہے۔

میاں محمد طفیل نے اس بارے میں یہ کہا۔

س۔ "سول اینڈ ملٹری گزٹ" مورخہ ۱۲ر اکتوبر ۱۹۵۲ء میں اقلیتوں کے حقوق کے متعلق جو مقالہ شائع ہوا ہے۔ وہ پڑھ کر بتائیے۔ کیا اسلامی ریاست کے بارے میں یہ آپ کے نظریات کی پوری طرح ترجمانی کرتا ہے؟ (اس مقالہ میں کہا گیا تھا کہ اقلیتوں کو وہی حقوق حاصل ہوں گے۔ جو مسلمانوں کو حاصل ہیں)

ج۔ میں نے یہ مقالہ پڑھا ہے۔ اگر ریاست جماعت کے نظریات کی بنیاد پر قائم ہو۔ تو اس میں عیسائیوں اور دوسرے غیر مسلموں کو کوئی حقوق حاصل نہیں ہوں گے۔

ذہنی الجھاؤ

اس مسئلہ پر مولانا عبد الحامد بدایونی صدر جمعیۃ العلماء پاکستان کے ذہن میں جو اُلجھاؤ ہے۔ وہ ذیل کے سوال و جواب سے ظاہر ہے:۔

س۔ کیا آپ نے کبھی وہ تقریر پڑھی جس کا پہلے ذکر آیا ہے؟ (یہ تقریر وہ ہے جو قائداعظم نے ۱۱ر اگست ۱۹۴۷ء کو مجلس دستور ساز پاکستان میں کی تھی)۔

ج۔ جی ہاں میں نے یہ تقریر پڑھی ہے۔

س۔ کیا آپ کو ابھی تک پاکستان کے اس تصور سے اتفاق ہے۔ جو قائداعظم نے پاک دستور یہ سے اس خطاب میں پیش کیا تھا۔ اور جس میں یہ کہا تھا کہ اس کے بعد مسلمانوں اور غیر مسلموں پر مشتمل صرف ایک پاکستانی قوم ہوگی جس کے تمام افراد کو نسل مذہب اور عقیدہ کے کسی امتیاز کے بغیر یکساں شہری حقوق حاصل ہوں گے۔ اور مذہب افراد کا محض ایک نجی معاملہ ہوگا؟

ج۔ میں اس اصول کو تسلیم کرتا ہوں۔ کہ تمام فرقوں کو خواہ وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم ریاست کے نظم و نسق اور قانون سازی میں ان کی آبادی کے تناسب سے نمائندگی ملے گی۔ البتہ غیر مسلموں کو جج یا عدلیہ میں نہیں لیا جائے گا۔ نہ انہیں وزارت یا کسی ایسے عہدے پر فائز کیا جائے گا۔ جس کے باعث ان پر اعتماد کرنا پڑے۔

س۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ کیا غیر مسلموں کا درجہ ذمیوں کا ہوگا۔ یا اس سے بدتر ہوگا؟

ج:۔ ذمیوں سے مراد ایسے ممالک کی غیر مسلم آبادی ہے جنہیں اسلامی ریاست نے فتح کیا ہو۔ اس لفظ کا اطلاق اسلامی ریاست میں پہلے سے رہنے والی غیر مسلم اقلیتوں پر نہیں ہوتا۔ ایسی اقلیتوں کو معاہد یعنی ایسے افراد کہا جاتا ہے جن سے کوئی میثاق و معاہدہ کیا گیا ہو۔

س:۔ اگر ان کے ساتھ کوئی معاہدہ نہ کیا جائے۔ تو پھر ان کی پوزیشن کیا ہوگی؟

ج:۔ اس صورت میں ایسے گروہوں کو کوئی حقوق شہریت نہیں مل سکتے۔

س:۔ کیا پاکستان میں رہنے والے غیر مسلم گروہوں کو آپ معاہد کا نام دیں گے؟

ج:۔ جی نہیں۔ اس وقت تک معاہد نہیں کہوں گا۔ جب تک ان سے کوئی معاہدہ نہ ہو جائے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ پاکستان میں ایسے گروہوں سے کوئی معاہدہ نہیں کیا گیا۔ گویا اس فاضل دینی عالم کی شہادت کے مطابق پاکستان کے غیر مسلم نہ تو یہاں کے شہری ہوں گے۔ نہ انہیں ذمیوں کا درجہ حاصل ہوگا نہ ان کی پوزیشن معاہد ہی کی ہوگی۔

اسلامی عہد ماضیہ کے ایام میں ریاست کے سربراہ یعنی خلیفہ کو ایک طرح کے انتخاب سے مقرر کیا جاتا تھا۔ لیکن یہ جنازۂ انتخاب کا اس موجودہ نظام سے یکسر مختلف تھا۔ جو بالغوں کے یا کسی دوسری قسم کے خوالی حق رائے دہی پر مبنی ہو۔ خلیفہ کی جو بیعت کی جاتی۔ اسے ایک تقدیس سی حاصل ہوتی تھی۔ اجماع اُمت سے منتخب ہونے کے بعد خلیفہ ہی کی ذات سے قانونی حکومت کے تمام سوتے پھوٹتے وہی اور صرف وہی حکومت کا اہل ہوتا۔ البتہ وہ اپنے اختیارات اپنے نائبوں کو تفویض کر سکتا ہے۔ اور اپنے گرد مجلس شوریٰ یا اہل الحل والعقد کے نام سے ایسے لوگوں کو جمع کر سکتا۔ جن کی پارسائی اور علمی تجربہ مسلم ہو۔ اس نظام کا سب سے بڑا پہلو یہ ہے کہ کفار کو ایسے اسباب کی بناء پر جو بہت واضح ہیں۔ اور جن کا بیان تحصیل حاصل ہے اس مجلس میں شامل نہیں کیا جا سکتا تھا اور انہیں وہ اختیارات بھی تفویض نہیں کئے جا سکتے تھے۔ جو خلیفہ کو حاصل ہیں۔ ریاست کا حقیقی سربراہ خلیفہ ہوتا تھا۔ تمام اختیارات اُس کی ذات میں جمع ہوتے تھے وہ آجکل کی جمہوری ریاستوں کے صدر کی طرح بے اختیار فرد نہ تھا۔ جو وزیر اعظم اور اس کی کابینہ کے فیصلوں پر محض دستخط ثبت کرتا ہے۔ وہ غیر مسلموں کو اہم عہدوں پر فائز نہیں کر سکتا تھا۔ وہ انہیں قانون کی ترجمانی کرنے یا نظم و نسق چلانے پر بھی مقرر نہیں کر سکتا تھا۔ کیونکہ جیسا کہ پہلے ہی واضح کیا جا چکا ہے۔ قانون سازی ان کے لئے آئینی لحاظ سے ناممکنات میں سے تھی۔

لفظ مسلم کی تعریف

صورت حال جب یہ ہو۔ تو ریاست کو کوئی ایسی مشینری بنانی ہوگی۔ جس کے ذریعہ سے مسلمان اور غیر مسلم میں صحیح طور پر امتیاز کر کے اس فرق کے متضمنات اور نتائج و عواقب کو نافذ کیا جا سکے اس لئے یہ سوال کہ کوئی شخص مسلمان بھی ہے یا نہیں۔ بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ یہی وجہ تھی۔ کہ ہم نے سرکردہ علماء سے لفظ "مسلم" کی صحیح تعریف کرنے کو کہا۔ یہ خیال تھا۔ اگر مختلف فرقوں کے علماء احمدیوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ تو ان کے ذہن اس کے بارے میں بالکل صاف ہوں گے۔ کہ اس نظریئے کی بنیاد کیا ہے۔ اور لفظ مسلمان کی تعریف کیا ہے۔ کیونکہ یہ دعویٰ کہ کوئی فرد یا فرقہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس بات کو مستلزم ہے۔ کہ دعویٰ کرنے والے کے ذہن میں لفظ "مسلم" کا بالکل درست تصور موجود ہو۔ لیکن تحقیقات کے اس حصے کا جو نتیجہ برآمد ہوا۔ وہ کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ اُسے کم از کم تسلی بخش نہیں کہا جا سکتا۔ اگر اس سیدھی سادی بات کے متعلق ہمارے علماء کے ذہن میں کافی الجھاؤ موجود ہے۔ تو یہ سوچنا مشکل نہیں۔ کہ ان سے زیادہ پیچیدہ مسائل پر کس قدر اختلافات ہوں گے۔ ہر عالم نے جو لفظ "مسلم" کی تعریف کی ہے۔ وہ اس کے اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے۔ یہ تعریف

پوچھنے سے پہلے ہر گروہ کو بڑی وضاحت سے سمجھا دیا گیا تھا کہ انہیں وہ کم سے کم شرائط بیان کرنی چاہئیں جن کی پابندی کوئی شخص کو "مسلم" کہلانے کا حق عطا کرتی ہے۔ ان سے یہ بھی کہا گیا تھا کہ یہ تعریف اس طرح پر کرنی چاہیئے جو منطقی اور نحوی اصطلاحات کی تعریف کرتے وقت اختیار کیا جاتا ہے اس استفسار کے نتائج حسب ذیل برآمد ہوئے۔

ابوالحسنات مولانا محمد احمد قادری صدر جمعیۃ العلماء پاکستان۔

س:۔ "مسلم" کی تعریف کیجئے۔

ج۔ (۱) اس کا توحید پر ایمان ہونا چاہیئے (۲) اسے رسول اکرمؐ اور ان سے پہلے مبعوث ہونے والے تمام انبیاء و رسل کی تصدیق کرنی اور ان پر ایمان لانا چاہیئے۔ (۳) اسے رسول اکرمؐ کو خاتم النبیین ماننا چاہیئے۔ (۴) اس کا قرآن پر ایمان ہونا چاہیئے جیسے اللہ تعالیٰ نے رسول اکرمؐ پر وحی کے ذریعے سے نازل کیا (۵) اس کا یہ ایمان ہونا چاہیئے کہ رسول اکرمؐ کے جملہ احکام کی پابندی اس پر لازم ہے۔ (۶) اس کا قیامت پر ایمان ہونا چاہیئے۔

س:۔ کیا نماز ترک کرنے والے کو مسلمان کہا جائے گا؟ ج۔ جی ہاں۔ لیکن منکر الصلوٰۃ یعنی نماز کی فرضیت کا انکار کرنے والے کو مسلمان نہیں کہا جائے گا۔

مولانا احمد علی صدر جمعیۃ العلماء اسلام مغربی پاکستان۔ س:۔ "مسلم" کی تعریف کیجئے

ج۔ مسلمان وہ ہے جو ذیل کی باتوں پر ایمان (۱) قرآن (۲) ارشادات نبوی۔ جس شخص میں یہ دو باتیں ہوں۔ وہ مسلم کہلانے کا حقدار ہے۔ اور ان کے علاوہ اسے کسی بات پر ایمان لانے پر نہیں کہا جائے گا۔

لفظ "مسلم" کی صحیح تعریف کے متعلق عدالت میں جو کچھ علماء نے کہا۔ اس کے باقی اقتباسات درج ذیل ہیں:۔

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی امیر جماعت اسلامی:۔

س:۔ ازراہ نوازش "مسلم" کی تعریف کیجئے ج۔ امور ذیل پر ایمان رکھنے والا شخص مسلم ہے (۱) توحید (۲) تمام انبیاء (۳) انبیاء کی بھیجی ہوئی تمام کتابیں (۴) ملائکہ (۵) یوم آخر

س۔ کیا ان امور پر ایمان کا اظہار کسی شخص کو یہ حق دینے کے لئے کافی ہے کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہے۔ اور ایک اسلامی ریاست میں اس سے مسلمانوں کا سا سلوک کیا جائے؟

ج۔ جی ہاں۔ س:۔ اگر کوئی شخص یہ کہے اس کا ان تمام باتوں پر ایمان ہے۔ تو کیا کسی کو اس کے ایمان کی حقیقت کو معلوم نظر ٹھہرانے کا حق پہنچتا ہے؟ ج۔ میں نے جن پانچ امور کا ذکر پہلے کیا ہے۔ وہ بنیادی ہیں۔ ان میں سے کسی ایک میں بھی تبدیلی اسے دائرہ اسلام سے خارج کر دے گی

غازی سراج الدین منیر:۔

س:۔ ازراہ کرم مسلم کی صحیح تعریف کیجئے:۔

ج:۔ میں ایسے آدمی کو مسلمان سمجھتا ہوں جو کلمہ یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان لانے کا اقرار کرے۔ اور رسول اکرمؐ کے نقش قدم پر چلے۔

مفتی محمد ادریس جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور:۔ س:۔ مہربانی فرما کر مسلمان کی صحیح تعریف بتائیے:۔

ج۔ مسلمان فارسی لفظ ہے۔ لفظ مسلمان میں (جو عربی مسلم کی فارسی صورت ہے) اور لفظ مومن میں فرق ہے۔ میرے لئے لفظ مومن کی جامع و مانع تعریف ممکن نہیں۔ مومن کون ہوتا ہے۔ یہ بتانے کے لئے مجھے بیسیوں صفحے لکھنے کی ضرورت پڑے گی۔ البتہ مسلم وہ ہے جو اللہ تعالےٰ کا فرمانبردار ہونے کا اقرار کرے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالےٰ کی توحید و انبیاء کی رسالت اور یوم الآخرت پر ایمان لائے۔ جو شخص اذان اور قربانی پر ایمان نہیں لاتا۔ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کئی اور باتیں ہیں جو ہمارے نبی سے تواتر کے ساتھ ہم تک پہنچی ہیں مسلم ہونے کے لئے اس شخص کو ان تمام باتوں پر ایمان لانا ہوگا ان تمام باتوں کی فہرست پیش کرنا میرے لئے تقریباً ناممکن ہے۔

حافظ کفایت حسین ادارہ حقوق تحفظ شیعہ

س۔ مسلمان کسے کہتے ہیں؟ ج۔ مسلمان کہلانے کا حق اس کو حاصل ہوتا ہے۔ جو امور ذیل پر ایمان لائے:۔ (۱) توحید (۲) نبوت (۳) قیامت۔ یہ تینوں وہ بنیادی عقائد ہیں جن پر ایمان کا مسلمان کہلانے کے لئے کسی شخص کو اقرار کرنا پڑتا ہے۔ ان تین بنیادی مسائل کے متعلق کوئی شیعہ سنی اختلاف نہیں ان مسائل پر ایمان کے علاوہ بعض اور باتیں بھی ہیں۔ جو انسان کو مسلمان کہلانے کا حقدار بننے کے لئے کرنی پڑتی ہیں۔ یہ باتیں ضروریات دین کہلاتی ہیں۔ ان کے تذکرہ اور توضیح کے لئے مجھے دو روز درکار ہوں گے۔ لیکن مثال کے طور پر میں یہ کہہ سکتا ہوں۔ ضروریات دین میں دوسری لاتعداد باتوں کے علاوہ قرآن کریم کا احترام وجوب نماز۔ وجوب روزہ اور وجوب حج مع الشرائط بھی شامل ہیں۔

ضروریاتِ دین

مولانا عبد الحامد بدایونی صدر جمعیۃ العلماء پاکستان:۔

س:۔ آپ کے نزدیک مسلمان کون ہوتا ہے؟

ج۔ جو شخص ضروریات دین پر ایمان لائے اُسے مومن کہتے ہیں۔ اور ہر مومن کو مسلمان کہلانے کا حق ہے۔

س۔ یہ ضروریات دین کیا ہیں؟

ج۔ جو شخص اسلام کے پانچ ارکان کو مانے رسول اکرمؐ کی رسالت پر ایمان لائے۔ وہ ان ضروریات دین کو پورا کرتا ہے۔

س:۔ کیا ارکان خمسہ کے علاوہ دوسرے اعمال کا تعلق بھی انسان کے دائرہ اسلام سے خارج ہونے سے ہے؟

(نوٹ:۔ گواہ کو سمجھا دیا گیا ہے کہ اعمال سے مراد اخلاقی کردار کے وہ اصول ہیں جنہیں آجکل کے معاشرہ میں درست تسلیم کیا جاتا ہے)

ج:۔ یقیناً:۔ س:۔ کیا آپ ایسے شخص کو مسلم نہیں کہیں گے۔ جو نبی کریمؐ کی رسالت اور ارکان خمسہ پر تو ایمان رکھتا ہے۔ لیکن پرایا مال چرانا۔ امانت میں خیانت کرنا۔ ہمسائے کی جورو پر بری نگاہ ڈالتا اور اپنے محسن کی شرمناک ناشکری کا مجرم ہوتا ہے؟ ج:۔ ایسا شخص اگر یہ عقائد رکھے۔ تو اپنے اس کردار کے باوجود مسلم ہوگا۔

مولانا محمد علی کاندھلوی دارالشہابیہ سیالکوٹ

س:۔ ازراہ کرم مسلمان کی صحیح تعریف کیجئے

ج:۔ مسلمان وہ ہے۔ جو رسول اکرمؐ کے احکام کی پیروی کرتے ہوئے تمام ضروریات دین بجا لائے۔ س:۔ کیا آپ ضروریات دین کی تعریف بتا سکتے ہیں؟

ج۔ ضروریات دین وہ ضروری امور ہیں جو ہر مسلمان کو معلوم ہوتے ہیں۔ خواہ اس کا دینی علم کچھ بھی کیوں نہ ہو۔ س:۔ کیا آپ ضروریات دین گنوا سکتے ہیں؟

ج:۔ وہ تعداد میں اس قدر زیادہ ہیں کہ ان کا ذکر آسان نہیں۔ میں خود ان ضروریات کا شمار نہیں کرا سکتا۔ بعض ضروریات دین کا ذکر البتہ ہو سکتا ہے۔ وہ صلوٰۃ و صوم وغیرہ ہیں۔

دس شرطیں

مولانا امین احسن اصلاحی:۔

س۔ مسلمان کسے کہتے ہیں؟

ج۔ مسلمان دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک سیاسی مسلمان دوسرے حقیقی مسلمان۔ سیاسی مسلمان کہلانے کے لئے انسان کی ذیل کی باتوں کا ہونا ضروری ہے۔

(۱) اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان (۲) رسول اکرمؐ کے خاتم النبیین ہونے یعنی انسان کی زندگی سے تعلق رکھنے والے ہر معاملہ میں آخری ہونے پر ایمان (۳) اس بات پر ایمان کہ سب خیر و شر منجانب اللہ ہے (۴) یوم الآخرت پر ایمان (۵) اس بات پر ایمان کہ قرآن کریم وہ آخری کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے سے نازل کی (۶) مکہ کا سالانہ حج کرنا (۷) زکوٰۃ ادا کرنا (۸) مسلمانوں کی طرح نماز پڑھنا (۹) اسلامی معاشرہ کے تمام ظاہری قواعد کی پابندی کرنا (۱۰) روزہ رکھنا

اگر کوئی شخص یہ تمام شرائط پوری کرے تو اسے اسلامی ریاست کے مکمل شہری ہونے کا حق حاصل ہے۔ اگر ان میں سے ایک شرط بھی پوری نہ ہو۔ تو زیر بحث فرد سیاسی مسلمان نہیں ہوگا۔ مولانا اصلاحی نے دوسری بار یہ کہا اگر کوئی شخص ان دس معاملات پر ایمان لانے کا محض اقرار بھی کرے تو یہ اس کے مسلمان بننے کے لئے کافی ہوگا۔ خواہ وہ ان پر عمل کرے یا نہ کرے اس کے مقابلے میں حقیقی مسلمان بننے کے لئے انسان کو ان تمام احکام پر ایمان لانا ہوگا۔ جو اللہ اور اس کے رسول نے دیئے ہیں۔ اور ان احکام پر ان ہدایات کے مطابق عمل پیرا ہونا پڑے گا۔ جن کی اطاعت ہم پر لازم کی گئی ہے۔ س:۔ کیا آپ یہ کہیں گے کہ حقیقی مسلمان ہی مرد صالح ہوتا ہے۔

ج۔ جی ہاں۔

س۔ اگر میں یہ کہوں۔ کہ آپ نے جسے سیاسی مسلمان کا نام دیا ہے۔ اس میں صرف ایمان ہی کافی ہے۔ مگر حقیقی مسلمان میں ایمان کے ساتھ عمل کا ہونا بھی ضروری ہے۔ تو کیا یہ بات درست ہوگی

ج۔ جی نہیں۔ آپ میری بات ٹھیک نہیں سمجھے۔ سیاسی مسلمان کے لئے بھی عمل ضروری ہے میں نے جو بات کہی تھی۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ اگر کوئی شخص اس عقیدہ پر عمل نہیں کرتا جو ایسے مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ تو وہ سیاسی مسلمان ہونے کے دائرے سے خارج نہیں ہوگا۔

س۔ اگر کوئی سیاسی مسلمان ان باتوں پر ایمان نہ لاتے جنہیں آپ نے ضروری قرار دیا ہے۔ تو کیا آپ اس کو بے دین کہیں گے؟

ج۔ نہیں میں اس کو صرف بے عمل کہوں گا

صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی جانب سے تحریری بیان داخل کیا گیا ہے۔ اس میں لفظ "مسلم" کی جو تعریف (باقی صفحہ ۔ پر ملاحظہ ہو)

قادیان میں جائدادوں والوں کی توجہ کیلئے

نکاسی جائداد کیلئے دفعہ ۱۶ کی درخواست کی وضاحت

ہندوستان کے مسلمان جن کی جائداد ان کے قبضہ میں نہیں اس بارہ میں بھارت پارلیمنٹ میں جو فیصلہ ہوا ہے۔ اس کی وضاحت ناظم صاحب شعبہ جمعیۃ العلماء ہند کی طرف سے کی گئی ہے۔ قارئین بدر کے لئے درج کی جاتی ہے۔ (ایڈیٹر)

حکومت ہند کا منشاء ہے کہ نکاسی جائداد کا معاملہ قطعی طور سے نمٹا دیا جائے۔ اور شرنارتھیوں کے مطالبات کے معاوضہ میں نکاسی جائداد بذریعہ نیلام یا الاٹمنٹ دیدی جائے۔ ساتھ ہی حکومت کا یہ مقصد بھی ہے کہ اپنے شہریوں کی جائداد جو غلط طور پر نکاسی قرار دیدی گئی ہو ان کو واپس کر دی جائے۔ ہر وہ شخص جو کسی وجہ سے پاکستان چلا گیا تھا۔ اور ۸ ارجولائی ۱۹۴۸ء سے قبل بغیر پرمٹ ہی واپس آگیا اور ہندوستان میں آباد ہو گیا۔ یا ۱۸ اکتوبر ۱۹۴۸ء تک مستقل پرمٹ پر ہندوستان واپس آکر آباد ہو گیا شہری ہے۔ اور اس کی جائداد واپس کر دی جائے گی۔

آپ صاحبان اپنی جائداد کی واپسی کے لئے سیکرٹری منسٹری آف ری ہیبلیٹیشن گورنمنٹ آف انڈیا "نئی دہلی" کو بغیر کسی کورٹ فیس کے ۱۸ ارجولائی ۱۹۵۴ء تک دفعہ ۱۶ کے تحت درخواستیں دیدینی چاہئیں۔ ۱۹ جولائی ۱۹۵۴ء کے بعد کوئی درخواست قبول نہیں کی جائے گی۔ عام طور سے اس سلسلہ میں یہ غلط فہمی ہو رہی ہے کہ یہ درخواستیں صرف ان جائدادوں کے متعلق دینی ہیں جن کے لئے ابھی تک کوئی کارروائی نہیں کی گئی ہے۔ ایسا نہیں ہے۔ چنانچہ اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے نواب محمد سلطان یار خاں صاحب ایڈووکیٹ۔ قانونی مشیر مرکزیہ جمعیۃ العلماء ہند آگاہ فرماتے ہیں کہ مندرجہ ذیل قسم کے حالات میں بھی آپ یہی درخواست دے سکتے ہیں:

(۱) درخواست واگذاری دینے کے بعد آپ بوجہ علالت، سفر، دقت یا ناداری پیروی نہ کر سکے ہوں اور آپ کی درخواست عدم پیروی میں خارج ہو گئی ہو۔ اور اب کوئی مزید کارروائی چل رہی ہو۔

(۲) درخواست واگذاری دینے کے بعد آپ اپنی ملکیت ثابت نہ کر سکے ہوں یا اپنا شہری ہونا ثابت نہ کر سکے ہوں اور درخواست خارج ہو گئی ہو۔ حالانکہ آپ مالک بھی ہیں اور شہری بھی اور اب آپ کو ثبوت فراہم ہو گیا ہے۔

(۳) درخواست واگذاری دینے کے بعد اپنی طرف سے پورے ثبوت دے چکنے کے بعد آپ کسٹوڈین صاحب کو مطمئن نہ کر سکے ہوں اور ان کے خیال میں کچھ نقائص رہ گئے ہوں۔ مثلاً کسی قلیل عرصہ کے لئے آپ کے شہری ہونے کا ثبوت مہیا نہ ہو سکا ہو یا ملکیت کے ثبوت میں کچھ کمی رہ گئی ہو جس کی وجہ سے درخواست خارج ہو گئی ہو لیکن اس کمی کو آپ اب پورا کر سکتے ہوں۔

(۴) درخواست واگذاری کا فیصلہ آپ کے خلاف ہوا تھا، پھر اپیل میں بھی کامیابی نہ ہوئی لیکن آپ واقعی مالک جائداد بھی ہیں اور شہری بھی اور اب اس امر کو ثابت بھی کر سکتے ہیں۔

(۵) آپ اگر کسی جائداد کے قلیل حصہ کے مالک ہوں اور ہندوستانی ہوں اور باقی جائداد کے مالک پاکستان چلے گئے ہوں تو آپ اپنے حصہ کی واگذاری کے لئے درخواست دیجئے۔

(۶) اگر آپ کی ایک سے زیادہ جائدادیں ہیں ان میں سے کسی ایک یا دو کا مقدمہ چل چکا ہے۔ اور آپ کے خلاف فیصلہ ہو چکا ہے یا ابھی مقدمہ چل ہی رہا ہے تو باقی ماندہ جائدادوں کے لئے اگر وہ نکاسی قرار دے دی گئی ہیں اور آپ نے ان کے متعلق کوئی درخواست نہیں دی ہے اب درخواست دے دینی چاہیئے۔

(۷) وہ ورثاء جو ہندوستان کے باشندے ہیں مگر ان کے مورث اور مالک جائداد کا انتقال پاکستان میں ہو گیا ہے یا جن کے مورث کو غلط طور پر ہندوستانی شہری ہونے کے باوجود نکاسی قرار دیدیا گیا تھا اور اس کے بعد اس کا ہندوستان میں انتقال ہو گیا ہے ایسے ورثاء کو بھی اسی دفعہ ۱۶ کے زیر تحت اپنے ترکہ کے لئے درخواست دینی چاہیئے۔

جن اصحاب کے مقدمات چل رہے ہیں ان کو کوئی درخواست دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ مقدمہ کی کما حقہٗ پیروی کرنی چاہیئے۔ لیکن بصورت ناکامیابی ناعدالت کسٹوڈین جنرل فوراً یا تاریخ فیصلہ سے ۶۰ دن کے اندر یہی درخواست زیر دفعہ ۱۶ دینی چاہیئے۔

الغرض اس قانون کی رو سے آپ کو اپنا سچا اور جائز حق حاصل کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اگر ابھی تک کوئی درخواست پیش نہیں کی گئی ہے تو اب دیجئے۔ اور اگر آپ کے خلاف فیصلہ صادر ہونے میں ناانصافی ہوئی ہے تو بھی درخواست دیجئے۔ اپنے خاص وکیل یا جمعیۃ علماء کے قانونی مشیران سے جو ہر ریاست میں مقرر کئے جا چکے ہیں۔ اور مقدمات کی پیروی کر رہے ہیں۔ درخواستیں لکھوا کر دیجئے۔ دیر کرنے کا وقت نہیں ہے۔

(بشکریہ الجمعیۃ)

ہوئی ثابت صداقت قادیاں کی

از محمد ابراہیم صاحب شاد جہوڑ ضلع شیخوپورہ

مبارک ہے قیادت قادیاں کی — رہے قائم سیادت قادیاں کی

خدا نے پھر جہاں والوں کو بخشی — ہے نعمت "احمدیت" قادیاں کی

ہوئی پھر انبیاء کی شان قائم — یہ خدمت "کفی و لعیت" قادیاں کی

خدا کا دیں ہوا دنیا پہ غالب — ہوئی قائم "خلافت" قادیاں کی

ہوئی اسلام کی ہر سو اشاعت — ہوئی ثابت صداقت قادیاں کی

خدا نے چن لیا اس کو جہاں میں — زہے قسمت سعادت قادیاں کی

ہوا روشن جہاں میں نام احمدؐ — ہے زندہ ہے کرامت قادیاں کی

نظر آئی نہ اندھے دشمنوں کو — وہ صورت ماہ طلعت قادیاں کی

کئے جاؤ عداوت دشمنو تم — بڑھے گی پھر بھی عظمت قادیاں کی

خدا کے قہر کے مورد بنے تم — جہنم ہے عداوت قادیاں کی

ہمارا بال بھی بیکا نہ ہوگا — کبھی ہوگی نہ ذلت قادیاں کی

تم اپنی سعیِ لاحاصل تو دیکھو — بڑھی ہر سو جماعت قادیاں کی

ثریا پر سے لائی ہے زمیں پر — پھر ایماں کو "ہدایت" قادیاں کی

بگاڑا آج تک تم نے نہ کچھ بھی — رہی عزت سلامت قادیاں کی

کبھی سب و شتم اور گالیوں سے — نہ کم ہوگی شرافت قادیاں کی

ہے بھیجا قادیاں والے کو جس نے — کرے گا آپ نصرت قادیاں کی

بچائے گا وہ ہر دشمن کے شر سے — کریگا خود حفاظت قادیاں کی

خدا رسوا کرے گا دشمنوں کو — بڑھیگی شان و شوکت قادیاں کی

رہے گی شاد و خرم "قوم احمدؐ"
دوامی ہے "مسرت" قادیاں کی

درخواستہائے دعا

۱۔ جناب عبدالرشید صاحب صدر جماعت منگلور کی صاحبزادی صلیحہ بیگم صاحبہ کا نکاح ۱۲ر جون کو ابوبکر صاحب مالاباری سے بمقام منجیشورم دو صد روپیہ مہر پر جناب مولوی عبداللہ صاحب انچارج مبلغ مالابار نے پڑھا۔ احباب اسکے بابرکت ہونے کے لئے

۲۔ زکریہ (ریاست میسور) میں سید عباس حسینی صاحب کا ایک ہی احمدی گھرانہ ہے۔ وہ پرانے اور مخلص احمدی ہیں۔ کچھ عرصہ سے پیلوری سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت درازیٔ عمر اور اس خاندان کے جملہ افراد کے احمدیت پر عمل کرنے اور دوسروں کو عمل کرانے کی توفیق پانے کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

خاکسار بشیر احمد نائب صدر جماعت بنگلور

۳۔ ہمشیرہ مولوی عبدالستار صاحب قادیان بوجہ دردِ قولنج لاہور میں سخت بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرماویں۔

علماء کے نظریات کا ماحصل یہ ہے کہ اہلحدیث شیعہ سنی - دیوبندی بریلوی سبھی کافر و واجب القتل ہیں

کی گئی ہے کہ اس سے مراد ایسا شخص ہے - جو رسولِ اکرمؐ کی امت میں سے ہو - اور کلمہ طیبہ پر ایمان لانے کا اقرار کرے۔

علماء کی ان مختلف تشریح کے بعد کیا ہمارے لئے اس کے سوا کوئی تبصرہ کرنے کی ضرورت ہے - کہ اس بنیادی مسئلہ پر بھی کوئی سے دو علماء متفق نہیں ہو سکے - اگر ہم بھی اس لفظ کی اپنی طرف سے صحیح تعریف کرنے کی اسی طرح کوشش کریں - جس طرح علماء نے کی ہے اور وہ تعریف دوسرے تمام اصحاب کی تعریف سے مختلف ہو - تو ہم متفقہ طور پر دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتے ہیں - لیکن اگر ہم کسی ایک عالم کی بیان کی ہوئی تعریف کو تسلیم کریں - تو اس کے نزدیک تو ہم مسلمان رہیں گے - لیکن دوسرے تمام اصحاب کی بیان کی ہوئی تعریف کے مطابق کافر قرار دیئے جائیں گے۔

ارتداد

اسلامی ریاست میں ارتداد کے لئے سزائے موت مقرر ہے - اس مسئلہ پر تقریباً تمام علماء متفق ہیں ملاحظہ ہو ذیل کی شہادتیں ابو الحسنات مولانا سید محمد احمد قادری صدر جمعیتہ العلماء مغربی پاکستان - مولانا ابو الاعلیٰ مودودی بانی و سابق امیر جماعت اسلامی پاکستان - مفتی محمد ادریس جامعہ اشرفیہ لاہور رکن جمعیتہ العلمائے پاکستان - مولانا داؤد غزنوی صدر جمعیتہ اہلحدیث مغربی پاکستان مولانا عبد الحلیم قاسمی جمعیتہ العلمائے اسلام پنجاب اور مسٹر ابراہیم علی چشتی اس عقیدے کے مطابق چودھری ظفر اللہ خان نے اگر اپنے موجودہ عقائد ورثہ میں نہیں پائے - بلکہ رضاکارانہ طور پر خود احمدیت قبول کی ہے تو وہ واجب القتل ہیں - اسی طرح دستاویز ڈی - ای ۱۴ کے فتویٰ میں جو خوشنما شجرہ دکھایا گیا ہے - اس کی سرپرستی پر ابو الحسنات مولانا سید محمد احمد قادری - مرزا رضا احمد خان بریلوی یا بعض دوسرے علماء کو بیٹھے دکھایا گیا ہے ان میں سے کوئی اسلامی ریاست کا سربراہ ہو - تو اس صورت میں تمام دیوبندی اور وہابی جن میں مجلس دستور ساز پاکستان کے تعلیماتِ اسلامی بورڈ کے رکن مولانا محمد شفیع دیوبندی اور مولانا داؤد غزنوی جیسے لوگ بھی شامل ہیں واجب القتل ہوں گے - لیکن اگر مولانا محمد شفیع دیوبندی سربراہ ہوں - تو وہ ان لوگوں کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیں گے جنہوں نے دیوبندیوں کے خلاف کفر کا فتویٰ دیا ہے اور مرتد کی تعریف ان پر صادق آئے (یعنی انہوں نے اپنے موجودہ مذہبی خیالات ورثہ میں نہ پائے ہوں بلکہ خود بدلے ہوں) تو وہ بھی واجب القتل ٹھہریں گے۔

دیوبندی فتوے

دستاویز ڈی - ای ۱۳ کے جس دیوبندی فتویٰ میں کہا گیا ہے - کہ اثنا عشری شیعہ کافر اور مرتد ہیں - اس کے متعلق یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ وہ دیوبندیوں کا فتویٰ ہے بھی یا نہیں - لیکن مولانا محمد شفیع نے اس بارے میں دیوبند سے استفسار کیا ہے - اس ادارے کے ریکارڈ سے انہیں اس فتوے کی نقل موصول ہوئی ہے - جس پر دار العلوم کے جملہ اساتذہ کے دستخط ہیں - جن میں مولانا محمد شفیع خود بھی شامل ہیں - اس فتوے میں یہ کہا گیا ہے کہ جو حضرت صدیق اکبرؓ کی صحابیت پر ایمان نہیں رکھتے - جو حضرت عائشہ صدیقہ کے قاذف ہیں - اور جنہوں نے قرآن میں تحریف کا ارتکاب کیا ہے - وہ کافر ہیں - اس رائے کی تائید مسٹر ابراہیم علی چشتی بھی کرتے ہیں جنہوں نے اس موضوع کا مطالعہ کیا ہے - اور اس سے آشنا ہیں - ان کا خیال ہے کہ شیعہ کافر ہیں - کیونکہ ان کے خیال میں حضرت علیؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نبوت میں شریک تھے - انہوں نے اس سوال کا جواب دینے سے انکار کر دیا - کہ جو لوگ اپنے نظریات بدل کر شیعہ نظریات اختیار کریں وہ ارتداد کے مجرم ہو کر سزائے موت کے مستوجب ہیں یا نہیں - شیعوں کے نزدیک تمام سُنی کافر ہیں - اہل قرآن جو حدیث کو غیر مستند قرار دیتے ہوئے اسے واجب العمل سمجھنے سے انکار کرتے ہیں - متفقہ طور پر سب کے نزدیک کافر ہیں - یہی انجام باقی تمام آزادانہ رائے رکھنے والوں کا ہے - اس ساری بحث کا اصل یہ ہے - کہ شیعہ - سُنی دیوبندی - بریلوی اور اہلحدیث میں سے کوئی بھی مسلمان نہیں - اور اگر ریاست کی عنانِ حکومت ایسی جماعت کے ہاتھ میں ہو - جو دوسروں کو کافر سمجھتی ہے - تو ایک فرقہ کو چھوڑ کر دوسرے میں شامل ہونے کی سزا قتل ہے - اب اگر یہ پیش نظر رہے کہ ہمارے سامنے کوئی سے دو عالم بھی لفظ "مسلم" کی صحیح تعریف پر متفق نہیں ہو سکے - تو ایسے عقیدے کے نتائج و عواقب کا اندازہ کرنے کے لئے وسعت تخیل کی قطعاً کوئی احتیاج نہیں - علماء نے اس لفظ کی جو مختلف تعریفیں کی ہیں - اگر سب کو جامۂ عمل پہنا دیا جائے - اور ریاضی کے ایک قاعدے کے مطابق ان کے تمام متضمنات کو یکجا کرنے کے بعد فرد جرم عائد کرنے کا وہ طریق بالکل اسی طرح اختیار کیا جائے - جو کلیسا کی تحقیقاتی عدالت نے مغربی سائنسدان گلیلیو کے مقدمہ میں اختیار کیا تھا تو جن اسباب کی بناء پر کسی کو جرم ارتداد میں واجب القتل ٹھہرایا جا سکے - اس قدر زیادہ نظر آئیں گے کہ ان کا شمار ہی نہ ہو سکے (باقی)

علاقہ ملکانہ (یوپی) میں شدھی کی تحریک

قادیان ۲۱ رجون - زیر صدارت جناب صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ محترم ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے جو پاکستان سے تشریف لائے ہوئے ہیں ملکانہ میں شدھی کی مہم کے خلاف جماعت احمدیہ کی جدوجہد کے واقعات سناتے ہوئے بیان کیا کہ ملکانہ کا علاقہ یوپی کے کئی اضلاع مین پوری - فرخ آباد - ایٹہ - آگرہ وغیرہ پر مشتمل ہے - وہاں کے مسلمانوں کا ایمان عجیب قسم کا تھا نام اور رسومات ہندوانہ غربت بے انتہا - آریہ سماج نے ۱۹۲۳ء میں ان میں شدھی کی تحریک چلائی - اور ان کو یقین دلایا کہ ان کے باپ دادا مسلمان بادشاہوں کے جبر سے مسلمان ہوئے تھے - شدھی کی تحریک سے مسلمانوں میں شور برپا ہو گیا حتیٰ کہ بعض اخبارات نے لکھا کہ وہ احمدیہ جماعت کہاں ہے کہ جو ایسی تحریکات کا مقابلہ کیا کرتی ہے - حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت میں تحریک فرمائی جس پر احباب تین ماہ کے لئے اپنے خرچ پر وہاں جاتے تھے۔ اور ایسے ۱/۲ ۴ ہزار مجاہدین نے حضور کی آواز پر لبیک کہا - چونکہ یہ علاقہ بہت غریب ہے حضور کا ارشاد تھا - کہ کسی پر کھانے کا بوجھ نہ ڈالا جائے - اور معمولی کھانا بھی بسا اوقات دستیاب نہ ہو سکتا تھا اس لئے ہر ایک مجاہد ایک تھیلہ میں بھنے ہوئے چنے اور گڑ اور ستو رکھتا تھا ایک طرف مسلمان مولویوں کی مخالفت تھی جو کہ ایک سال کے بعد میدان سے بھاگ آئے اور دوسری طرف آریہ سماج کی مخالفت تھی - بہت دفعہ گاؤں میں گھسنے پر ماریں کھانی پڑتیں - میں نے یہ دیکھ کر کہ ملکانہ لوگ جوگی طرز کے لوگوں سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں - اور ان کی باتیں سُن لیتے ہیں حضور سے جوگی بن کر کام کرنے کی اجازت چاہی حضور نے وقتی طور پر ایسا طریق اختیار کرنے کی اجازت عنایت فرمائی میرے ساتھ پندرہ بیس مجاہدین تھے - ایک جگہ پیار ہیبت پھر ایک مبلغ کو نمبردار نے مار مار کر گاؤں سے نکال دیا - بالآخر میں اسی لباس میں پہنچا میری گفتگو کے نتیجہ میں وہ ۱۰ سال کے دمہ کا مریض نمبردار ایک ہی رات میں شفایاب ہو گیا اور اس نے کہا کہ میں آریوں کو اختلاف نہ ہونے دوں گا - اس طرح اس کے زیر اثر پانچ سو لوگ جن کی شدھی کی تاریخ بھی مقرر ہو چکی تھی ارتداد سے بچ گئے - اور ہمیں کو بھی وہاں محبت سے آنے دیا گیا۔

ایک موقعہ پر ہم تین مبلغین کو ایک قبول اسلام پر آمادہ نوجوان کے ہمیت ساٹھ ستر مسلح ہندوؤں نے گھیر لیا تا حملہ کریں خدا کی قدرت کہ تمام افسران علاقہ اور پولیس افسران ہندو تھے اچانک ایک رات کو مسلمان تھانیدار وغیرہ آگئے اور وہ ایک گاردے آئے اور حملہ آوروں سے ہمیں بچا لیا۔

ایک جگہ ایک گریجوایٹ آریہ نے بغرض مباحثہ میری طرف انگریزی میں رقعہ لکھا تا کہ عوام پر رعب ڈال سکیں اس سے کم علم ہوں انگریزی سے آشنا نہیں میں نے اسے عربی زبان میں کچھ تحریر کر دیا۔ وہ دیکھ کر گھبرا کر بولا کہ یہ کیا لکھا ہے مجھ سے نہیں پڑھا جاتا - اس طرح عوام میں اس کی تذلیل ہوئی اور مجھے کامیابی نصیب ہوئی۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے سالہا سال تک یہ جہاد جاری رہا - مجھے بھی چار سال تک وہاں کام کرنے کا موقعہ ملا - بارہ ہزار افراد شدھی ہوئے تھے۔ جماعت نے گیارہ ہزار کو پھر مسلمان بنایا اور ایک ہزار ہندوؤں کو مسلمان کر کے تعداد پوری کر لی۔

آخر پر آپ نے فرمایا کہ جو شخص دینِ اسلام کی نصرت کے لئے کھڑا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے۔

قادیان میں چندہ "سفر امریکہ"

اس چندہ کے متعلق جو پہلی فہرست درویشان قادیان سے موصول ہوئی ہے۔ درج ذیل کی جاتی ہے۔ ناظر بیت المال۔

عملہ بدر

۱۔ مکرم قاضی عبدالحمید صاحب -/۵
۲۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب -/۲۰

داہل و عیال

۳۔ مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب -/۵
۴۔ مکرم مولوی عبدالستار صاحب -/۵

داہل و عیال

۵۔ اہلیہ ڈاکٹر عبدالحمید بمعہ بچہ -/۳
۶۔ مکرم شیخ محمد ابراہیم صاحب -/۲

عملہ بیت المال

۷۔ مکرم مولوی عبدالقادر صاحب مجری -/۵
۸۔ ؍؍ شیخ مسعود احمد صاحب -/۲
۹۔ ؍؍ بہادر خان صاحب -/۱
۱۰۔ ؍؍ محمد صادق صاحب عارف -/۲
۱۱۔ سید جمیل احمد صاحب -/۱
۱۲۔ ؍؍ نذیر احمد صاحب ظہیر -/۱
۱۳۔ ؍؍ بشیر احمد صاحب بانگری -/۱
۱۴۔ ؍؍ یوسف احمد صاحب اسلم -/۱

دفتر وکیل المال

۱۵۔ مکرم چوہدری سعید احمد صاحب -/۸
۱۶۔ ؍؍ مبارک علی صاحب -/۶
۱۷۔ ؍؍ محمود احمد صاحب عارف -/۵
۱۸۔ ؍؍ عبدالقدیر صاحب مونگلی -/۳
۱۹۔ ؍؍ مولوی عبداللہ صاحب از اہلیہ مرحومہ و از اہلیہ ثانی از والدہ -/۱۵
۲۰۔ ؍؍ عبدالرحمٰن صاحب کشمیری -/۲

عملہ دعوۃ و تبلیغ

۲۱۔ مکرم محمود احمد صاحب بشر -/۲
۲۲۔ ؍؍ چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ -/۱ -/۱
۲۳۔ ؍؍ عطاء الرحمٰن صاحب عباسی -/۱
۲۴۔ ؍؍ عبدالحمید صاحب شیخوپوری -/۱

امور عامہ

۲۵۔ مکرم چوہدری عبدالحق صاحب -/۱

میزان -/۹۶

علاج کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا مجوزہ سفر امریکہ

نظارت بیت المال ربوہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ امسال مجلس مشاورت کے موقعہ پر چوہدری عبداللہ خان صاحب امیر جماعت کراچی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے پیش نظر جو عرصہ دراز سے ناساز چلی آرہی ہے۔ نمائندگان مجلس کے سامنے یہ تجویز پیش کی۔ کہ حضور کی خدمت میں امریکہ تشریف لے جانے اور وہاں اپنا علاج کروانے کی درخواست پیش کی جائے۔ نیز کہ اس غرض کے لئے ضروری فنڈ جمع کیا جائے۔ حضور کے ساتھ جانے والے عملہ کا سفر خرچ (جو پرائیویٹ سیکرٹری ڈاکٹر و دیگر خدام پر مشتمل ہوگا) کا اندازہ ۷۵۰۰۰ روپے کیا گیا۔

نمائندگان نے اس نیک تجویز کا ایمان افروز جوش کے ساتھ خیر مقدم کرتے حضور کے خدام کے اخراجات سفر کے لئے اسی وقت والہانہ انداز میں نقد رقمیں پیش کیں۔ اور بعض دوستوں نے وعدے لکھوائے جن کی میزان ۵۷۹۰۵ تک پہنچ گئی۔

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس غرض کے لئے دفتر محاسب میں "سفر امریکہ" کے نام سے مد کھولی گئی ہے۔ اس مد کا روپیہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام پر بھیجتے وقت سفر امریکہ کی تخصیص کی جائے۔ اور وعدے ناظر بیت المال کے نام پر بھیجے جائیں۔

(ناظر بیت المال قادیان)

زکوٰۃ

۱۔ زکوٰۃ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک ضروری رکن ہے کسی قسم کا کوئی اور جماعتی چندہ زکوٰۃ کا قائمقام نہیں ہوسکتا۔

۲۔ زکوٰۃ کا تارک اسی طرح خدا تعالیٰ کے حضور قابل مواخذہ ہے جس طرح ایک نماز کا تارک۔

۳۔ زکوٰۃ مومن کے مال کو پاک کرنے اور اس میں برکت ڈالنے کا ایک ذریعہ ہے۔

۴۔ اپنے طور پر زکوٰۃ کا خرچ کرنا شرعاً ناجائز ہے۔

(۵) زکوٰۃ خلیفہ وقت کے پاس آنی چاہیئے اور اس کی اجازت کے بغیر تقسیم نہیں ہوسکتی

۶۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے زکوٰۃ کی وصولی کا کام نظارت بیت المال کے سپرد فرمایا ہے۔

۷۔ زکوٰۃ کے نصاب کی حد حسب ذیل ہے اور شرح زکوٰۃ چالیسواں حصہ ہے۔

سونے کا نصاب	چاندی کا نصاب
۷ تولہ ۶ ماشہ	۵۲ تولہ ۶ ماشہ

۸۔ ہر قسم کے سکوں کی زکوٰۃ چاندی کے نصاب کے مطابق ہوگی۔

اگر ہمارے دوست اور ہماری بہنیں زکوٰۃ کی اہمیت اور فرضیت کا پورا احساس کرکے اپنا جائزہ لیں تو خدا کے فضل سے سینکڑوں گھروں سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ نکل سکتی ہے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

پتہ درکار ہے!

نظارت ہذا کی طرف سے مکرم کے پی عباسی صاحب احمدی کلرک اے ایم ای آفس میسور کیمپ۔ بنگلوری اڑیسہ کے نام ایک لفافہ ارسال کردہ ڈیڈ آفس سے ہوتا ہوا واپس آگیا ہے اگر موصوف اعلان ہذا پڑھیں تو مہربانی کرکے موجودہ صحیح ایڈریس سے مطلع فرماویں۔ اگر کوئی اور دوست ان کے صحیح موجودہ ایڈریس سے واقف ہوں تو نظارت ہذا کو مطلع فرمادیں۔ (ناظر بیت المال قادیان)

ایک سکھ دوست کا خط

گیانی رویل سنگھ صاحب امرگڑھ پٹیالہ سٹیٹ سے لکھتے ہیں:۔

ترجمان مکرمی بھائی جان عبدالمنان عمر

فتح! بھائی جان! یہ جان کر خوشی ہوئی کہ جماعت کی طرف سے کئی زبانوں میں قرآن شریف کے تراجم کئے جارہے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ اس پاک کتاب کا ترجمہ ہر ایک زبان میں کیا جائے تاکہ غیر مسلم بھی قرآن پاک کی تعلیم سے واقف ہو کر فیض حاصل کریں۔ اور اس کام کو جماعت احمدیہ بہت عرصہ سے سرانجام دے رہی ہے اور اسلام کا پرچار دو دیشوں میں جتنا احمدیوں نے کیا ہے اتنا شاید ہی دوسرے مسلمانوں نے کیا ہو۔ سچ تو یہ ہے کہ اسلام کا پرچار باہر کے دیشوں میں صرف احمدیوں نے کیا ہے۔

میرا خیال ہے کہ آپ اپنے پڑھے سکھ بھائیوں کے واسطے پنجابی یعنی گورمکھی حروف میں بھی قرآن پاک کا ترجمہ کرائیں تاکہ سکھ بھائی بھی یہ شرف حاصل کرسکیں۔ میں نے آپ کو صلاح دی ہے اگر پروان ہوجائے تو میرے دھن بھاگ۔

خاکسار گیانی رویل سنگھ امرگڑھ

گیانی صاحب اور دوسرے دوستوں کے لئے یہ اطلاع باعث مسرت ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گورمکھی میں بھی قرآن پاک کا ترجمہ مکمل ہوگیا ہے۔ اگر دوستوں کا تعاون ہمیں میسر ہوگیا۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی اسے شائع کردیا جائے گا۔

(الفضل)

مختصر اور ضروری خبریں

۲۵ جون۔ دہلی۔ وزیر اعظم چین مسٹر چو این لائی مسٹر نہرو کی دعوت پر سہ روزہ قیام کے لئے بجے سوا سات بجے پالم کے ہوائی اڈہ پر پہنچے۔ ان کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ مسٹر نہرو نے گرمجوشی کے ساتھ ان سے مصافحہ کیا۔ ان کا طیارہ آتے ہی چو این لائی زندہ باد اور ہند اور چین بھائی بھائی کے نعروں سے فضاء گونج اٹھی۔ ہندوستان کے بری اور ہوائی دستوں نے آپ کو سلامی دی۔

پیرس۔ وزیر اعظم فرانس نے قومی اسمبلی کو بتایا کہ وزیر اعظم چین سے ان کی گفتگو کا مقصد ہند چینی کے مسائل کو حل کرنا تھا۔ آپ نے بتایا کہ وزیر اعظم چین نے لاؤس اور کمبوڈیا کی آزادی کے اصول کو تسلیم کیا ہے۔

علیگڑھ۔ یہاں کے ہنگاموں کے سلسلہ میں گرفتار ہونے والے اقلیتی فرقہ کے افراد کو بہت بڑی بڑی ضمانتوں پر رہا کیا گیا ہے۔ بڑی ضمانتوں کی وجہ سے اس فرقہ کے لوگوں میں سخت بے چینی ہے۔

مدراس۔ روزنامہ ہندو نے وزیر اعظم چین کے ساتھ اپنے ایک نامہ نگار ایس شیلو نکر کا انٹرویو شائع کیا ہے جس میں مسٹر چو این لائی کا یہ نقطۂ نظر بیان کیا گیا ہے کہ ایشیا کے امن اور ایشیا کی تمام قوموں کی خود مختاری اور ان کے حقوق کے تحفظ کے لئے ضروری ہے کہ ایشیائی ممالک آپس میں مشورے کرتے رہیں۔

کراچی۔ شاہ سعود وزیر خزانہ اور مہتاروں نے ۱۵ لاکھ کا جو عطیہ دیا تھا اس سے ایک ٹرسٹ قائم کر کے "سعود آباد" کالونی تعمیر کی جائے گی جس میں دس ہزار مہاجرین بسائے جائیں گے۔

۲۹ جون۔ پٹنہ۔ بہار ریاستی اردو کنونشن میں جو مسٹر ... کی صدارت میں قرار داد پاس کی گئی کہ صدر جمہوریہ ہند سے اردو کو علاقائی زبان قرار دینے کی درخواست کی جائے ایک دوسری قرار داد کے ذریعہ دس لاکھ دستخطوں کا میمورنڈم بھی اسی مطالبہ کے لئے صدر جمہوریہ کو پیش کرنے کا فیصلہ ہوا۔

لنڈن۔ نہرو چو ملاقات پر تبصرہ کرتے ہوئے برطانوی پریس نے مختلف خیالات کا اظہار کیا ہے۔ کہا گیا ہے کہ مسٹر چو این لائی ہندوستانیوں کو مطمئن کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں جو معاہدہ تبت سے بے چین تھے۔

واشنگٹن۔ چرچل آئزن ہاور ملاقات میں جنوب مشرقی ایشیا کے اجتماعی تحفظ کے سلسلہ میں اتفاق ہوا کہ ان سکیموں کو آگے بڑھایا جائے۔ دونوں لیڈر اس امر پر متفق ہیں کہ ایٹمی طاقت کے سلسلہ میں باہمی اشتراک و تعاون سے برطانیہ اور امریکہ دونوں کو فائدہ پہنچے گا۔ دونوں لیڈروں نے مشترکہ تحفظ سے یورپین فوج کی حمایت کا اعلان کیا۔

دہلی۔ دہلی کے پانچ ہندو مسلمان سرکردہ شہریوں نے ایک مشترکہ بیان میں دہلی کے شہریوں کو ان کا ۱۸ جنوری ۱۹۴۸ء کا وہ عہد یاد دلایا جو انہوں نے مہاتما گاندھی کو برت کھولنے پر آمادہ کرنے کے لئے کیا تھا۔ اور کہا تھا کہ ہندو مسلم سکھ عیسائی سب محبت سے رہیں گے۔ اس بیان میں امن پسند شہریوں سے امن دشمن عناصر کا مقابلہ کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔

گرجیا تنگ (نیپال) کوہ ایلی پر چڑھنے والی اطالوی مہم کے چار ممبروں میں سے تین ممبر آکسیجن کی کمی کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔

نئی دہلی۔ دہلی سے رنگون روانگی کے وقت وزیر اعظم چین نے ہوائی اڈہ پر کہا کہ ہند اور چین کے مذاکرات کامیاب ہوئے ہیں ان سے ہند و چین کی باہمی دوستی کے علاوہ ایشیائی امن کو تقویت پہنچے گی۔

واشنگٹن۔ چرچل آئزن ہاور ملاقات میں مسئلہ ہند چینی پر غور کیا گیا۔ اور برطانیہ و مصر کے مابین سویز تنازعہ کے حل کا امکان زیر بحث آیا۔

تیلی چری۔ مہاجن سبھا اور برٹش کانگرس کے نو ممبروں پر مشتمل ایک مجلس عمل قائم ہوئی ہے جو ماہی کو آزاد کرانے کی مہم کو تیز کرے گی۔

نئی دہلی۔ وزیر اعظم چین نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ ایشیا میں امن کے قیام کے لئے ایک دوسرے سے مشورہ کرنے کے لئے سرکردہ ایشیائی ممالک کے وزیر اعظم کی میٹنگیں وقتاً فوقتاً ہونی چاہئیں۔

الٰہ آباد۔ سنسکرت کے مشہور عالم مسٹر چھٹو پادھیائے نے کمیشن کی تحقیقاتی کمیٹی میں گواہی دیتے ہوئے کہا کہ مادری زبان سا دھوؤں کا ننگا رہنا بُرا نہیں جو لوگ ننگے سادھوؤں کو نہیں دیکھنا چاہتے وہ ایسے موقعوں پر نہ آئیں۔

سری نگر۔ مسٹر غلام محمد صادق وزیر تعلیم کشمیر نے ذریعہ تعلیم کے متعلق حکومت کی پالیسی یہ بتائی کہ پانچ سال تک فارسی یا دیوناگری رسم الخط میں اردو زبان ذریعہ تعلیم ہوگی۔ اس کے بعد کشمیری۔ ڈوگری اور بودھی کو ذریعہ تعلیم قرار دیا جائیگا۔

یکم جولائی۔ گواٹیمالا۔ گواٹیمالا کی جمہوری حکومت اور باغی لیڈر کے درمیان صلح کی بات چیت ہو رہی ہے۔ جمہوری حکومت نے ایک سرکاری کمیونک میں اعلان کیا ہے کہ گواٹیمالا میں کمیونزم کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جائے گا۔

پھلواری۔ جودھپور سے دو دس میل اس قصبہ میں ہزاروں اشخاص سورج گرہن دیکھنے کے لئے جمع ہوئے جنہوں نے ۲۸ سیکنڈ تک مکمل سورج گرہن کے اندر دیکھا گرہن ہونے پر فضا میں اندھیرا چھا گیا اور ستارے نظر آنے لگے تھے۔ دنیا کی تمام قوموں کے سائنسدانوں نے قدرت کے اس کرشمہ کا مشاہدہ کیا۔

کلکتہ۔ ضلع جلپائی گوڑی کے پچاس مربع میل علاقہ میں سیلاب کی تباہ کاری کے دس ہزار اشخاص بے خانماں ہو گئے ہیں۔ ریلوے لائنوں۔ دھان اور جیوٹ کی فصلوں کو بھی سخت نقصان پہنچا۔

ریاض۔ نخلستان بریمی کے باشندوں نے برطانوی ظلم و تشدد سے نجات پانے کے لئے شاہ سعود سے امداد کی درخواست کی ہے۔ برطانیہ نے دو ماہ سے اس جزیرہ کی ناکہ بندی کر رکھی ہے۔

کراچی۔ پاکستان نے ترکی کے ساتھ ثقافتی معاہدہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک مشاورتی کمیشن مقرر کیا ہے جس کے چیئرمین وزیر تعلیم ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی ہوں گے۔ ایک ایسا ہی کمیشن حکومت ترکی بنائے گی۔

نئی دہلی۔ دہلی اور نئی دہلی سے لاوارث اور آوارہ ایک سو بارہ مویشی پکڑے گئے۔ جنہیں ایک مال گاڑی کے ذریعہ حکومت ہند کے گو رکھشا گئو سدن میں بھجوا دیا گیا۔ وزیر خوراک و زراعت نے اس احاطہ کا معائنہ کیا جس میں ان مویشیوں کو رکھا گیا تھا۔

نئی دہلی۔ وزیر اعظم چین کے دہلی پہنچنے پر ہندوستان اور چین کے درمیان آج تجارتی بات چیت شروع ہو گئی۔ تجارتی معاہدہ کے امکانات روشن ہیں۔ ابتدائی بات چیت کے بعد تجارتی وفد پیکنگ سے آئے گا۔

۲ جولائی واشنگٹن۔ ہندوستان کو امریکی امداد کے مخالفین اب بھی سینیٹ میں ہندوستان کو دی جانے والی ۸½ کروڑ ڈالر کی امداد کو روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

بمبئی۔ کل باد و باراں کا شدید طوفان آیا ساحلی کشتیوں کی نقل و حرکت طوفانی موسم کے پیش نظر بند کر دی گئی۔ جہازوں کے موسم میں برسوں کے بعد یہ پہلا اتفاق ہے کہ بندرگاہ میں بیک وقت ایک سو جہاز موجود ہیں۔

پیرس۔ فرانسیسی فوج ہند چینی کے متعدد علاقوں کی بیرونی چوکیوں سے واپس طلب کر لی گئی ہے۔ دریائے سرخ کے ڈیلٹا میں سو اسو مربع میل کا علاقہ خالی کر دیا گیا ہے۔ جہاں کی آبادی ۲۰ لاکھ ہے۔ فرانسیسی فوج نے اپنا خط دفاع مختصر کر دیا۔

کاسابلانکا۔ حکومت فرانس چار ہزار سپاہی مراکش بھیج رہی ہے۔ جہاں قوم پروروں کی سرگرمیاں زور پکڑ رہی ہیں۔ پیرس کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ تیونس میں حالات اتنی تیزی سے خراب ہو رہے ہیں کہ کسی وقت فرانس کی نئی حکومت کا مستعفی ہونا یقینی ہو جائے گا۔

لکھنؤ۔ آگرہ شہر سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں میں ۴۸ گھنٹہ کا کرفیو نافذ کیا گیا ہے۔ اور یہ تاریخ کی پہلی مثال ہے ہمعصر سٹیٹسمین اخبار کا کہنا ہے کہ ان کی تحریک سے پریشان ہو کر ذمہ دار حکام نے اس قسم کا رویہ اختیار کیا ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں